7

ٹیکسٹ بُک

یکساں قومی نصاب 2022ء کے مطابق

Wizz Publishers

وِز
اُردو لازمی

برائے جماعت ہفتم

اسکواڈرن لیڈر سرفراز رفیقی شہید

ڈاکٹر علی محمد خاں
پروفیسر آف اُردو (ریٹائرڈ) ایف سی کالج، یونیورسٹی، لاہور

Wizz Publishers E-Sample

پیش لفظ

حالیہ یکساں قومی نصاب کے پیشِ نظر جب ہم نے ابتدائی جماعتوں سے لے کر ساتویں جماعت تک کے طلبہ و طالبات کے لیے وِزر اُردو گرامر ورک بُکس کا سلسلہ ترتیب دیا تو اسے والدین اور اساتذہ کرام نے بہت سراہا اور سبھی لوگوں نے اصرار کیا کہ وِزر پبلشرز کے زیرِ انصرام پرائمری اور ایلیمنٹری سطح کے طالب علموں کے لیے ٹیکسٹ بکس بھی ضرور بالضرور ترتیب دیں تاکہ یہ سلسلہ مفید سے مفید تر ثابت ہو۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کسی بھی قوم کی تشکیل و تزئین میں اس کے قومی نصاب اور اس کی قومی زبان کو کلیدی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ چناں چہ ہم نے اس ضمن میں اپنے نِصف صدی سے زیادہ تدریسی و تصنیفی اور تحقیقی تجربے کی روشنی میں ٹیکسٹ بُکس کا یہ سلسلہ شروع کیا ہے جو بالخصوص درج ذیل خصوصیات کا حامل ہے:

- تمام اسباق کا متن نصاب کے عین مطابق، معیاری، دل چسپ اور وہ ہے جسے بچّے اپنے گرد و پیش میں دیکھتے ہیں۔
- ہر سبق سے پہلے "حاصلاتِ تعلُّم، سوچ کر بتایئے، مزید جانیے" اور اگلے صفحے پر متعلقہ سبق میں سے اہم الفاظ کا تلفُّظ دے دیا ہے۔
- کتاب کو متن کے مطابق تصاویر سے مزیّن کیا گیا ہے۔
- طالب علموں کی آموزش کی جانچ پرکھ کے لیے ہر سبق کی مشق کے آغاز میں مختصر سوالات اور کثیر الانتخابی سوالات، قواعد و انشا کے اصولوں پر مبنی سوالات اور بچّوں کی علمی تربیت کے لیے ان کی ذہنی سطح کے مطابق سرگرمیاں درج کی گئی ہیں۔
- کتاب کی تیّاری میں ہم نے املا و انشا کے جدید اصولوں کو پیشِ نظر رکھا ہے۔
- کتاب کے آخر میں طالب علموں اور اساتذہ کرام کی سہولت اور رہنمائی کے لیے الف بائی ترتیب کے اعتبار سے فرہنگ مرتّب کی ہے اور فرہنگ میں الفاظ کے بالعموم وہی معانی دیے ہیں جو متن میں مراد لیے گئے ہیں۔
- تمام کتاب میں ضروری الفاظ پر اِعراب، مرکّبِ اضافی قبیل کے الفاظ پر اضافت کی زیر اور مشدّد الفاظ پر تشدید دی ہے، جو ہماری کتاب کی اضافی خوبی ہے۔
- قوی امید ہے کہ ہماری یہ کاوش واجب الاحترام والدین، معزز اساتذہ کرام اور ہمارے ہونہار طلبہ کو پسند آئے گی اور یقیناً اسے پذیرائی حاصل ہو گی۔

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

ڈاکٹر علی محمد خاں
پروفیسر آف اُردو (ریٹائرڈ) ایف سی کالج، یونیورسٹی، لاہور
وِز (wizz) پبلشرز علّامہ اقبال ٹاؤن، لاہور

پروجیکٹ ڈائریکٹر	:	محمد احمد	گرافکس	:	وِزر آرٹس
پروجیکٹ کوآرڈینیٹر	:	جوّاد طاہر	ڈیزائنر	:	محمد دانیال سلطان
مصنّف	:	ڈاکٹر علی محمد خاں	کمپوزر	:	حافظ عبدالحسیب عمّار

وِزر پبلشرز علّامہ اقبال ٹاؤن، لاہور

E-Sample Publishers

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

فہرست

نمبر شمار	موضوعات	صفحات
۱	حَمد (نظم)	۳
۲	نَعت (نظم)	۸
۳	رسولِ اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اَخلاق	۱۳
۴	قومی ترقی میں خواتین کا حِصّہ	۲۱
۵	قانون کا احترام	۲۷
۶	اس پرچم کے سائے تلے (نظم)	۳۴
•	جائزہ : ۱	۳۹
۷	رکشے والا	۴۱
۸	مذہب نہیں سِکھاتا آپس میں بیر رکھنا	۴۸
۹	علّامہ اقبال کا شاہین	۵۵
۱۰	صُبح کی آمد (نظم)	۶۳
۱۱	محسنِ پاکستان: ڈاکٹر عبدالقدیر خان	۶۸
۱۲	ہنگامی صورتِ حال اور ہماری ذِمّہ داریاں	۷۵
۱۳	سکواڈرن لیڈر سرفراز رفیقی شہید	۸۳
•	جائزہ : ۲	۸۹
۱۴	نظر نہیں آتی (مزاحیہ نظم)	۹۱
۱۵	کرپشن کا اندھیر	۹۶
۱۶	کشمیر اُداس ہے	۱۰۳
۱۷	بارش کا پہلا قطرہ (نظم)	۱۰۹
۱۸	ہم اور ہمارا ماحول	۱۱۴
۱۹	خاموش قاتل	۱۱۹
۲۰	وطن کے لیے ایک دُعا (نظم)	۱۲۵
•	جائزہ : ۳	۱۳۰
•	فرہنگ	۱۳۲

Publishers E-Sample

حَمد

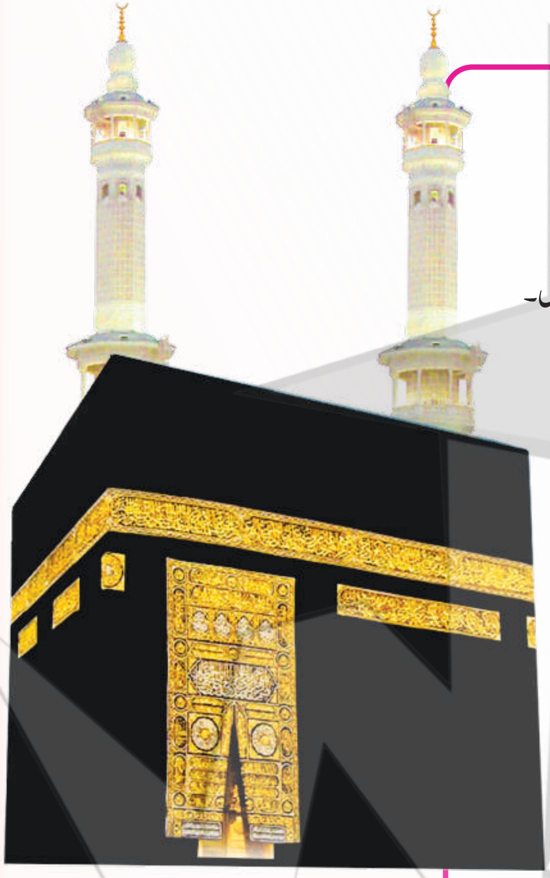

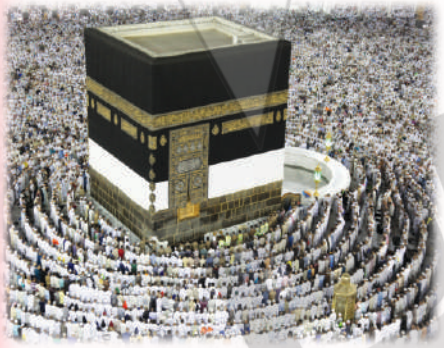

حاصلاتِ تعلُّم:

اس نظم کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- نظم کا متن سُن کر اہم نِکات اور اجزا سے متعلق معلومات، مشاہدات اور خیالات بیان کر سکیں۔
- نظم کا متن سُن کر مختلف اصنافِ سخن کی نشان دہی کر سکیں۔
- کسی بھی نظم کو دُرست تلفُّظ اور آہنگ کے ساتھ دُہرا سکیں۔
- دورانِ گفت گو میں معلومات کا تبادلہ کرتے وقت اپنی رائے کو بھی شامل کر سکیں۔
- کسی منظوم کلام پر اپنے جذبات و احساسات کا مربوط زبانی اظہار کر سکیں۔
- اپنے خیالات، احساسات اور معلومات کو پُر اعتماد انداز میں بیان کر سکیں۔
- نظم پڑھ کر اس میں موجود معلومات اور تَصَوُّرات اخذ کر سکیں۔
- جُملے (سادہ) بنا سکیں۔
- نظم کو فہم کے ساتھ پڑھ کر متعلقہ معروضی اور موضوعی سوالات کے جوابات دے سکیں۔
- صحّتِ زبان (املا، قواعد، اِعراب اور رُموزِ اوقاف) کا خیال رکھتے ہوئے جملے بنا سکیں۔
- مُتَشابِہ الفاظ (بلحاظ املا) کی پہچان اور استعمال کر سکیں۔
- نظم پڑھ کر اس کا مرکزی خیال لکھ سکیں۔
- متضاد الفاظ کو پہچان اور اُن کا استعمال کر سکیں۔
- اُردو گرامر کے حوالے سے حروفِ ندائیہ اور فجائیہ کی پہچان اور اُن کا استعمال کر سکیں۔

سوچ کر بتائیے:

- حَمد کسے کہتے ہیں؟
- آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی کون کون سی ایسی نعمتیں ہیں جن کے لیے آپ اس کے بے حد شُکر گزار ہیں؟

مزید جانیے:

- اللہ تعالیٰ دونوں جہانوں کا مالک اور اپنی شان میں یکتا ہے۔ زمین پہ چہل پہل اور آسمان کی خُوب صُورتی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہے۔

برائے اساتذہ کرام

تدریسی عمل کو مؤثر بنانے کے لیے سبق کے ”حاصلاتِ تعلُّم“ دیے جا رہے ہیں، جو اساتذہ کرام کے لیے معاون ثابت ہوں گے۔ سبق کا متن پڑھانے سے قبل ”سوچ کر بتائیے“ کے سوالات بچّوں سے پوچھیں تاکہ وہ پڑھنے کے لیے ذہنی طور پر تیّار ہو سکیں۔ ”ٹھہریے اور بتائیے“ کے سوالات متن پڑھانے کے دوران میں بچّوں سے پوچھیں۔ ”مزید جانیے“ میں دی ہوئی معلومات بھی بچّوں کو موقع محل کے مطابق دی جائیں۔

E-Sample Publishers ®

حمد

الفاظ	حکمت	خلّاقی	دِل آرائی	دیر	رعنائی	شاہنشاہ	موقوف
تَلَفُّظ	حِکْ مَت	خَلْ لَا قی	دِلْ آرائی	دَ ے ر	رَعْ نَا ئی	شَا ہَن شَاہْ	مَوْ قُو ف

بنائے اپنی حِکمت سے زمین و آسماں تُو نے
دِکھلائے اپنی قدرت کے ہمیں کیا کیا نشاں تُو نے

نہیں موقوف خَلّاقی تری اِس ایک دنیا پر
کیے ہیں ایسے ایسے سیکڑوں پیدا جہاں تُو نے

جوانی میں جسے بخشی دِل آرائی و رعنائی
بڑھاپے میں اُسی عارِض پہ ڈالیں جُھریاں تُو نے

دِلوں کو معرفت کے نُور سے تُو نے کیا روشن
دکھایا بےنشاں ہو کر ہمیں اپنا نشاں تُو نے

ہم اب سمجھے کہ شاہنشاہِ مُلکِ لامکاں ہے تُو
بنایا اِک بشر کو سرورِ کون و مکاں تُو نے

حرَم اور دَیر میں بازار تیرا گرم رہتا ہے
ہر اِک بستی میں کر رکھی ہے قائم اِک دُکاں تُو نے

(مولانا ظفر علی خاں)

ٹھہریے اور بتایئے

- کیا اللہ تعالیٰ نے فقط اس ایک دنیا کو پیدا کیا ہے؟
- حرم اور دَیر کا لفظی معنوں کے علاوہ کیا مفہوم ہے؟

نظم سے سیکھا

- یہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو دِلوں کو معرفت کے نُور سے روشن کرتا ہے۔
- ہر جگہ اللہ تعالیٰ ہی کا چرچا اور بازار گرم رہتا ہے۔

WZ Publishers® E-Sample

مشق

معانی لفظوں کے

۱ دیے ہوئے الفاظ کے معانی جانیں۔(زبانی)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
حِکمت	دانائی، عقل مندی	رعنائی	خوب صورتی، دل کشی
خلّاقی	پیدائش، بناوٹ	سرورِ کون و مکاں	دنیا جہاں کا سردار
دل آرائی	دل لبھانا، دل کو اچھّا لگنے کی کیفیت	عارِض	گال، رخسار
دَیر	مندر، بت خانہ	لا مکاں	عرشِ بریں، عالمِ قُدس

آپ کیا سمجھے؟

۲ دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیے۔

(الف) ”حَمد“ سے کیا مراد ہے؟

(ب) نظم ”حَمد“ میں اللہ تعالیٰ کی کن صفات کا ذکر کیا گیا ہے؟

(ج) ”نہیں موقوف خلّاقی تِری اِس ایک دُنیا پر“ سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

(د) ”شاہنشاہِ مُلکِ لا مکاں“ سے کیا مراد ہے؟

(ہ) ”حرَم اور دَیر“ کا کیا مفہوم ہے؟

۳ نظم کے مطابق دُرست الفاظ لگا کر مصرعے مکمل کریں۔

(الف) بنائے اپنی ________ سے زمین و آسماں تُو نے

(ب) نہیں ________ خلّاقی تِری اِس ایک دنیا پر

(ج) جوانی میں جسے ________ دل آرائی و رعنائی!

برائے اساتذہ کرام

سوال نمبر ۱ کے تحت دیے ہوئے الفاظ کا بچّوں کو درست تلفّظ اور مفہوم بتائیں۔ بعد ازاں بچّوں سے ان الفاظ سے جملے بھی بنوائیں تا کہ وہ روز مرّہ زندگی میں ان کا بہتر استعمال کر سکیں۔

Publishers E-Sample

(د) دکھایا بے نشاں ہو کر ہمیں اپنا ________ تُو نے

(ہ) حَرَم اور دَیر میں بازار تیرا ________ رہتا ہے

سننا سیکھیں

۴ نظم ”حمد“ کے تمام اشعار غور سے سنیں اور ان میں دی گئی معلومات ایک دوسرے کو بتائیں۔

آؤ اُردو بولیں

۵ طلبہ دو گروپوں میں تقسیم ہو جائیں۔ پہلے ایک گروپ کے طلبہ حمد کے اشعار سنائیں۔ بعد ازاں دوسرے گروپ کے طلبہ ان اشعار کو دہرائیں۔ اس طرح پوری حمد مکمل کریں۔

اُردو قواعد

الفاظ متضاد: ایسے الفاظ جو ایک دوسرے کے متضاد یا اُلٹ ہوں، ”متضاد الفاظ“ کہلاتے ہیں۔ جیسے: فتح، شکست؛ گُل، خار۔

۶ دیے گئے الفاظ کے متضاد لکھیں۔

الفاظ	زمین	دنیا	شمال	طلوع	مکاں
متضاد					

مُتشابہ الفاظ: ایسے الفاظ جو بولنے میں ایک جیسے ہوں لیکن املا اور معنی کے لحاظ سے مختلف ہوں، ”مُتشابہ الفاظ“ کہلاتے ہیں۔ جیسے: قمر، کمر؛ ارض، عرض۔

۷ دیے گئے الفاظ کے مُتشابہِ الفاظ اور معانی لکھیں۔

الفاظ	حال	شک	صدا	صورت	تاک
مُتشابہِ الفاظ					
معانی					

ندائیہ اور فجائیہ: (الف) یہ علامت دراصل لفظ ”ندا“ کا مخفف ہے اور الف اور نون کا نقطہ ملا کر بنائی گئی ہے۔ یہ علامت وہاں استعمال کی جاتی ہے جہاں کسی کو ندا دینا یا پکارنا یا خطاب کرنا مقصود ہو۔ جیسے:

(i) احمد! اِدھر آؤ۔ (ii) خدایا! رحم فرما۔ (iii) ارے بھائی! ذرا میری بات سُنو۔

(ب) جب کسی بھی جذبے مثلاً: خوشی، غم، حیرت یا ادب وغیرہ کے اظہار کا موقع ہو تو بھی یہی علامت استعمال کرتے ہیں۔ اس صورتِ حال میں اسے فجائیہ کہتے ہیں۔ جیسے: (i) واہ وا! (ii) اُف! میرے پاؤں میں سخت تکلیف ہے۔ (iii) معاذاللہ!

® WZ Publishers E.Sample

۸ درج ذیل میں سے پہلے دو جملوں میں ندائیہ کی اور دوسرے دو جملوں میں فجائیہ کی علامت لگا کر جملے دوبارہ لکھیں۔

(الف) اسلم ذرا میری بات سنو۔ ____________________

(ب) امّی جان مجھے معاف کر دیں۔ ____________________

(ج) اُف بیچارہ چل بھی نہیں سکتا۔ ____________________

(د) ہائے ہائے آپ کہاں جا رہے ہیں؟ ____________________

آؤ پڑھیں

۹ نظم "حمْد" درست تلفّظ، لَے اور آہنگ کے ساتھ پڑھیں۔

آؤ لکھیں

۱۰ نظم "حمْد" کا مرکزی خیال لکھیں۔

۱۱ دیے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معانی واضح ہو جائیں:

قدرت	موقوف	رعنائی	معرفت	حَرَم

سرگرمیاں

- کسی کتاب، رسالے یا انٹرنیٹ سے کسی معروف شاعر کی کوئی حمْد تلاش کر کے یاد کریں اور جماعت میں ساتھیوں کو سنائیں۔
- اسماء الحسنیٰ کے ننانوے ناموں پر مبنی ایک چارٹ بنائیں اور اپنے استاد کی مدد سے ان کے معانی بھی لکھیں اور اسے جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔

• • •

Publishers E-Sample

رسولِ اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے اَخلاق

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- واقعات سُن کر سوالات کے زبانی جواب دے سکیں۔
- عبارت سُن کر اہم نِکات اور مرکزی خیال اَخذ کر سکیں۔
- مختلف سمعی ذرائع (واقعہ، فیچر) کی نشان دہی کر سکیں۔
- کسی بھی نثر پارے کو دُرست تلفّظ، آہنگ کے ساتھ دُہرا سکیں۔
- دورانِ گُفت گُو میں معلومات کا تبادلہ کرتے ہوئے اپنی رائے کو بھی شامل کر سکیں۔
- مقرّر کے مقصود کو اپنے لفظوں میں بیان کر سکیں۔ • نثر پڑھ کر خلاصہ لکھ سکیں۔
- روز مرّہ زندگی کے مسائل و واقعات پر اپنے تجربات و مشاہدات کی روشنی میں بات چیت میں حِصّہ لے سکیں۔ • مترادف اور متضاد الفاظ کی (عبارت میں) پہچان اور استعمال کر سکیں۔
- روز مرّہ / محاورہ / کہاوتوں / ضرب الامثال کا مفہوم سمجھتے ہوئے عبارت پڑھ سکیں۔
- عبارت (نثر) پڑھ کر اس میں موجود معلومات اور تصوّرات اَخذ کر سکیں۔
- نثر کو فہم کے ساتھ پڑھ کر متعلقہ معروضی اور موضوعی سوالات کے جوابات دے سکیں۔
- جُملے (مفرد، مرکّب) پہچان اور بنا سکیں۔ • الفاظ کا تلفّظ سمجھتے ہوئے دُرست اِعراب لگا سکیں۔
- خطوط نگاری (رسمی خط) کی مشق کر سکیں۔ • سابقہ، لاحقہ پہچان اور استعمال کر سکیں۔

سوچ کر بتائیے:

- اخلاق کے اعلیٰ ترین درجے پر کون فائز ہے؟
- جب کسی فصل کا میوہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی خدمت میں پیش ہوتا تو آپ سب سے پہلے کسے عطا کرتے؟

مزید جانیے:

- آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے بچّوں کو، چہ جائیکہ وہ مشرکین کے بچّے ہوں، قتل کرنے سے سختی سے منع فرمایا۔
- آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے یہاں جو مہمان آتے تو آپ بلا تفریق مذہب وملّت سب کی خود خدمت کرتے۔

برائے اساتذہ کرام

تدریسی عمل کو مؤثر بنانے کے لیے سبق کے "حاصلاتِ تعلُّم" دیے جا رہے ہیں، جو اساتذہ کرام کے لیے معاون ثابت ہوں گے۔ سبق کا متن پڑھانے سے قبل "سوچ کر بتائیے" کے سوالات بچّوں سے پوچھیں تاکہ وہ پڑھنے کے لیے ذہنی طور پر تیار ہو سکیں۔ "ٹھہریے اور بتائیے" کے سوالات متن پڑھانے کے دوران میں بچّوں سے پوچھیں۔ "مزید جانیے" میں دی ہوئی معلومات بھی بچّوں کو موقع محل کے مطابق دی جائیں۔

Publishers E-Sample

رسولِ اکرم خاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اَخلاق

الفاظ	تعجب	تفاخر	شفقت	فائز	مشرکین	معانقہ	معمول
تلفّظ	تَعَجْ جُب	تَفا خُر	شَف قَت	فَا ئِز	مُش رِکِین	مُعان قہ	مَعْ مُول

اللہ تعالیٰ نے رسولِ اکرم خاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ اقدس کو اَخلاق کے اعلیٰ ترین مرتبے پر فائز کیا ہے۔ قرآنِ مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿۴﴾

ترجمہ: اور بے شک آپ (خاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ) اخلاق کے اعلیٰ مرتبے پر ہیں۔ (سورۃ القلم، آیت نمبر: ۴)

یہی وجہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ خاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ مبارکہ کو تمام انسانوں کے لیے اُسوۂ حسنہ قرار دیا گیا ہے۔ ایک مرتبہ حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ حُضور خاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اَخلاق کیسے تھے؟ انھوں نے درج بالا ارشادِ ربّانی کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا:

"کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟" (مسند احمد، حدیث نمبر: ۲۴۶۰۱)

یعنی جو کچھ قرآن میں ہے، وہی حُضور خاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اَخلاق ہیں۔

آپ خاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے یہی اَخلاقِ عالیہ تھے جن کے ذریعے سے آپ خاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنایا اور وہ جُوق در جوق دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے۔

رسولِ کریم خاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نہایت نرم دِل، ملن سار، مہربان اور رحم دل تھے۔ چھوٹے بڑے سب سے پیار کرتے اور محبت سے پیش آتے، خاص طور پر بچّوں پر نہایت شفقت فرماتے تھے۔ معمول تھا کہ جب سفر سے تشریف لاتے تو راستے میں جو بچّے ملتے تو ان کو اپنی سواری پر بٹھا لیتے۔

ایک دن ایک صحابی حضرت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو ان کی چھوٹی بچّی بھی ساتھ تھی، جس نے زرد رنگ کی قمیض پہن رکھی تھی۔ آپ خاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے دیکھ کر فرمایا: سَنَہ سَنَہ۔ یہ لفظ حبشی زبان میں عمدہ کے معانی میں بولا جاتا ہے۔ (صحیح بخاری، حدیث ۳۰۷۱)

رسولِ کریم خاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی یہ محبّت اور شفقت صرف مسلمان بچّوں تک محدود نہ تھی بلکہ مشرکین کے بچّوں پر بھی اسی طرح لطف فرماتے تھے۔ ایک دفعہ ایک غزوہ میں چند بچّے بھی جھپٹ میں آکر مارے گئے، آپ خاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو خبر ہوئی تو نہایت آزردہ ہوئے۔ ایک صحابی نے کہا: "یارسول اللہ! وہ تو مشرکین کے بچّے تھے؟" آپ خاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "مشرکین کے بچّے بھی تم سے بہتر ہیں، خبردار! بچّوں کو قتل مت کرو، خبردار! بچّوں کو قتل مت کرو، ہر جان خدا ہی کی فطرت پر پیدا ہوتی ہے۔" (صحیح، متفق علیہ)

رسولِ کریم خاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا معمول تھا کہ جب کوئی صحابی فصل کا نیا میوہ خدمتِ اقدس میں پیش کرتا تو حاضرین میں جو بچّہ سب سے کم عمر ہوتا، اس کو عنایت فرماتے۔ بچّوں کو چومتے اور اُن سے پیار کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ خاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے کم سِن نواسے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیار کر رہے تھے کہ ایک بدوی رئیس اقرع بن حابس بھی آپ کے پاس بیٹھے تھے، انھوں نے کہا: "تم لوگ بچّوں کو پیار کرتے ہو، میرے دس بچّے ہیں مگر

Publishers Sample

مَیں نے اب تک کسی کو پیار نہیں کیا۔" آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: "اگر اللہ تعالیٰ تمھارے دل سے محبّت کو چھین لے تو مَیں کیا کروں۔" (صحیح، متفق علیہ)

حضُور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم بڑے مہمان نواز تھے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے یہاں مسلمان، مشرک اور کافر سب ہی مہمان ہوتے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سب کی خاطر مدارات کرتے اور خود ہی خدمت کرتے۔ کبھی ایسا ہوتا کہ مہمان آجاتے تو گھر میں جو کچھ موجود ہوتا وہ اُن کو کھلا دیا جاتا اور پورا گھر فاقہ کرتا۔ راتوں کو اُٹھ کر مہمانوں کی دیکھ بھال فرماتے اور دیکھتے کہ ان کو کوئی تکلیف تو نہیں ہے۔

رسولِ اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اپنے دستِ مُبارک سے کام کرنے کو عار نہ سمجھتے تھے اور سب کام اپنے ہاتھ سے انجام دیتے تھے۔ اپنے پھٹے کپڑے خود سی لیتے اور اپنے پھٹے جوتے کو خود گانٹھ لیتے۔ بکریوں کا دودھ اپنے ہاتھوں سے دوہتے۔ مجمع میں بیٹھتے تو نمایاں ہو کر نہیں بلکہ جہاں جگہ ملتی وہیں بیٹھ جاتے۔ مسجدِ نبوی بنانے اور غزوۂ احزاب کے موقع پر سب صحابہ کرام کے ساتھ مل کر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے خود بھی کام کیا۔ لڑائی جھگڑے کی ہمیشہ مذمّت فرمائی اور صلۂ رحمی کی نصیحت کی۔ فرمایا:

"صلۂ رحمی رزق میں کشادگی کا سبب ہے۔" (صحیح بخاری، حدیث نمبر: ۵۹۸۵)

نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم شیریں کلام تھے۔ سادہ اور واضح الفاظ میں ٹھہر ٹھہر کر اس طرح گُفت گُو فرماتے کہ ایک ایک جملہ الگ ہوتا اور اگر سننے والا اسے یاد رکھنا چاہتا تو یاد رکھ سکتا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ:

"حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نہ بازار میں بلند آواز سے باتیں کرتے تھے اور نہ برائی کا جواب برائی سے دیتے تھے لیکن معاف کر دیتے اور درگزر فرماتے تھے۔" (جامع ترمذی، حدیث نمبر: ۲۰۱۶)

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے مزاجِ مبارک میں سادگی تھی۔ کھانے پینے، پہننے اوڑھنے، اُٹھنے بیٹھنے، کسی چیز میں بھی تکلّف پسند نہیں تھا۔ جو سامنے آجاتا، کھالیتے اور پہننے کو جو مل جاتا پہن لیتے لیکن صفائی کا خاص خیال رہتا۔ ایک شخص کو میلے کپڑے پہنے دیکھا تو فرمایا: "اس سے اتنا بھی نہیں ہوتا کہ کپڑے دھولیا کرے۔" (سنن ابی داود، حدیث نمبر: ۴۰۶۲)

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا معمول تھا کہ راستے میں ملنے والوں کو سلام کہنے میں پہل کرتے۔ احباب سے معانقہ بھی فرماتے اور مصافحہ بھی۔ مصافحہ سے ہاتھ اُس وقت تک نہ کھینچتے جب تک دوسرا خود ہی اپنا ہاتھ الگ نہ کرتا۔ ناپسندیدہ آدمی کے آنے پر بھی خندہ پیشانی سے پیش آتے۔ چناں چہ ایک بار کوئی ایسا شخص آیا جسے آپ پسند نہیں فرماتے تھے مگر پھر بھی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اُس کے ساتھ اچھّے اخلاق سے پیش آئے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس پر تعجّب ہوا تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"قیامت کے دن اللہ کے حضُور وہ شخص بدترین مقام پائے گا، جس سے لوگ اس کی بدسلوکی کے ڈر سے ملنا جلنا چھوڑ دیں۔"
(صحیح مسلم، حدیث نمبر: ۶۵۹۶)

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے اَخلاقِ عالیہ کا یہ عالَم تھا کہ بدسلوکی کا بدلہ بُرے سلوک سے نہ دیتے بلکہ عُفو و درگزر سے کام لیتے۔ نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ہجرت کے بعد انصار اور مہاجرین کے درمیان اخوّت کا جو مضبوط رشتہ قائم کیا اس کی مثال تاریخِ انسانی میں ملنا ممکن نہیں۔ اسی اخوّت کی وجہ سے لوگوں کے ذہنوں سے نسلی اور خاندانی تفاخر و منافرت مٹ گئی اور وہ ایک دوسرے کی تکلیف کو محسوس کرنے لگے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم

Publishers E-Sample

نے فرمایا:

”تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہ نہ چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے۔“

(صحیح بخاری، حدیث نمبر:۱۱۳)

ہمیں چاہیے کہ ہم بھی آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات پر عمل اور معاشرے میں اخوّت و محبّت کی فضا قائم کریں۔ فضول اور بے مقصد باتوں سے پرہیز کریں اور کسی کی دل آزاری کا باعث نہ بنیں۔ والدین کا احترام اور بڑوں کی عزّت کریں۔ اس طرح معاشرے میں امن و سکون اور اخوّت و محبّت کی فضا قائم ہو جائے گی اور زندگی کے ہر شعبے میں عدل و انصاف کا بول بالا ہو گا۔

• • •

E-Sample

مشق

معانی لفظوں کے

۱ دیے ہوئے الفاظ کے معانی جانیں۔(زبانی)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اُخوّت	بھائی ہونے کا رشتہ، بھائی چارہ	صِلۂ رحمی	قرابت داروں یا عزیزوں سے اچّھا سلوک کرنا
اُسوۂ حسنہ	خوب صورت معمول	عُفو و درگزر	معاف کرنا، نظر انداز کرنا
بول بالا ہونا	عزّت و آبرو بڑھنا	فائز کرنا	پہنچانا، کامیاب کرنا
جھپٹ میں آنا	بھاگتے ہوئے ٹکرا کر گر پڑنا	معانقہ	گلے ملنا، بغل گیر ہونا

آپ کیا سمجھے؟

۲ دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیے۔

(الف) کس ہستی کی حیاتِ مبارکہ کو تمام انسانوں کے لیے اسوۂ حسنہ قرار دیا گیا ہے؟

(ب) رسولِ اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم سفر سے واپس تشریف لاتے تو راستے میں ملنے والے بچّوں کے ساتھ کیا سلوک فرماتے؟

(ج) کون سے صحابی آپ خَاتَمُ النَّبِيِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے، جن کی کم سِن بچّی نے سرخ رنگ کا کرتا پہن رکھا تھا؟

(د) آپ خَاتَمُ النَّبِيِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے بُرے اور ناپسندیدہ اشخاص کے ساتھ کیسا سلوک کرنے کی تاکید فرمائی ہے؟

(ہ) معاشرے میں امن و سکون اور اخوّت و محبّت کی فضا کیسے قائم ہو سکتی ہے؟

۳ سبق کے مطابق درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) آپ خَاتَمُ النَّبِيِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم خاص طور پر شفقت فرماتے:

(الف) بوڑھوں پر (ب) بچّوں پر (ج) غلاموں پر (د) نوجوانوں پر

برائے اساتذہ کرام

سوال نمبر ۱ کے تحت دیے ہوئے الفاظ کا بچّوں کو درست تلفّظ اور مفہوم بتائیں۔ بعد ازاں بچّوں سے ان الفاظ سے جملے بھی بنوائیں تاکہ وہ روز مرّہ زندگی میں ان کا بہتر استعمال کر سکیں۔

Publishers E-Sample

(ii) جب کسی غزوہ میں مشرکین کے چند بچّے جھپٹ میں آ کر مارے گئے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نہایت ہوئے:

(الف) متاثر (ب) آزُردہ (ج) خوش (د) ناراض

(iii) فصل کا میوہ حاضرین میں سے سب سے پہلے عنایت فرماتے:

(الف) کم عمر بچّے کو (ب) نوجوان کو (ج) ادھیڑ عمر کو (د) بوڑھے کو

(iv) آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم اپنے دستِ مبارک سے کام کرنے کو نہ سمجھتے تھے:

(الف) حیرانی (ب) عزّت (ج) وقار (د) عار

(v) آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کے فرمان کے بموجب صِلۂ رحمی رزق میں ہوتا ہے:

(الف) تنگی کا سبب (ب) کشادگی کا سبب (ج) فراخی کا سبب (د) کمی کا سبب

سننا سیکھیں

۴ سبق "رسولِ اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کے اخلاق" غور سے سنیں اور اہم نِکات اخذ کریں۔

آؤ اُردو بولیں

۵ "آدابِ معاشرت" کے عنوان پر آپس میں بات چیت کریں۔

اُردو قواعد

سابقہ: اُردو زبان میں نئے الفاظ بنانے کے لیے جو علامات یا حروف کسی لفظ سے پہلے لگائے جاتے ہیں، اُنھیں "سابقہ" کہتے ہیں۔ جیسے: بدزبان، بدنصیب، بدگمان وغیرہ الفاظ میں "بد" سابقہ ہے۔

لاحقہ: اُردو زبان میں نئے الفاظ بنانے کے لیے جو علامات یا حروف کسی لفظ کے بعد لگائے جاتے ہیں، اُنھیں "لاحقہ" کہتے ہیں۔ جیسے: "بت خانہ، دوا خانہ، ڈاک خانہ" وغیرہ الفاظ میں "خانہ" لاحقہ ہے۔

۶ دیے گئے سابقوں اور لاحقوں سے تین تین الفاظ بنائیں:

سابقے	الفاظ		
با			
بے			

سابقے	الفاظ		
خوش			
ہم			

لاحقے	الفاظ		
دان			
گار			

لاحقے	الفاظ		
مند			
ناک			

Publishers E-Sample

۷ دیے گئے الفاظ میں سے مذکّر مؤنّث الگ الگ کریں:

رحمت، چاند، عظمت، انسان، دنیا، سورج

مذکّر			
مؤنّث			

۸ دیے گئے الفاظ پر اِعراب لگائیں:

اخلاق	مذمت	مصافحہ	تعجب	احترام

آؤ پڑھیں

۹ سبق "رسولِ اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کے اخلاق" کا کوئی ایک اقتباس دُرست تلفّظ اور رَوانی سے پڑھیں۔

آؤ لکھیں

۱۰ سبق "رسولِ اکرم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کے اخلاق" کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

خطوط نویسی: خط کو "نصف ملاقات" بھی کہا جاتا ہے کیوں کہ اس کے ذریعے ہم اپنا حال دوسروں کو بتاتے ہیں اور دوسروں کا حال معلوم کرتے ہیں۔

خط لکھنے والے کو کاتب اور جس کو خط لکھا جائے، اُسے مکتوب الیہ کہتے ہیں۔

خطوط کی اقسام: خطوط کی تین اقسام ہیں:

- نجی یا ذاتی خطوط
- کاروباری خطوط
- سرکاری خطوط

نجی یا ذاتی خطوط: وہ خطوط جو رشتہ داروں اور دوستوں کو لکھے جاتے ہیں، "نجی یا ذاتی خطوط" کہلاتے ہیں۔

کاروباری خطوط: وہ خطوط جو کاروباری لوگ مثلاً: دکان دار، کارخانہ دار وغیرہ اپنے کاروباری مقاصد کے لیے لکھتے ہیں، "کاروباری خطوط" کہلاتے ہیں۔

سرکاری خطوط: وہ خطوط جو ملازم اپنے دفتر، دوسرے دفتر یا لوگ اپنی طرف سے کسی محکمے کو لکھیں، "سرکاری خطوط" کہلاتے ہیں۔

خط لکھنے کے متعلق ہدایات:

- خط لکھتے وقت آداب اور القاب کا خیال رکھیں۔
- خط آسان اور سادہ زبان میں لکھیں۔
- خط میں چھوٹے چھوٹے جملے لکھیں۔
- خط لکھتے وقت یوں سمجھیں کہ جسے آپ خط لکھ رہے ہیں، وہ آپ کے سامنے موجود ہے۔

Wizz Publishers E-Sample ®

چچا جان کے نام
(چچی جان کی مزاج پُرسی کے لیے)

طارق کالونی، لاہور

۲۴/نومبر-۲۰ء

محترم چچا جان! السّلام علیکم!

شاید آپ نے خط نہ لکھنے کی قسم کھا رکھی ہے۔ ابّا جان نے خط لکھا، جواب ندارد۔ امّی جان نے مکتوب بھیجا، رسید نہیں ہے۔ اب میں خود یعنی آپ کا بھتیجا بقلم خود خط لکھ رہا ہوں۔ امید ہے جواب سے محروم نہیں رہوں گا۔

سب سے پہلے یہ بتائیے کہ اب چچی جان کی صحت کیسی ہے؟ بخار اُترا یا نہیں؟ ڈاکٹر صاحب کی رائے کیا ہے؟ اگر آپ کے ہاں تشفّی آمیز علاج ناممکن ہے تو انھیں یہاں لے آیئے۔ لاہور میں اچھّے سے اچھّا ڈاکٹر اور بہتر علاج میسّر آسکتا ہے۔

دسمبر آرہا ہے۔ موسمِ سرما کی تعطیلات لا رہا ہے۔ میں حاضر ہونے کی کوشش کروں گا۔ اگر افتخار بھائی آجائیں تو بہت اچھّا ہو۔ لاہور کی سیر کریں گے اور مل کر پڑھیں گے۔ میں انھیں بھی خط لکھ رہا ہوں۔ چچی جان کی خدمت میں میرا اسلام عرض کریں۔ زیادہ آداب!

آپ کا بھتیجا

شہریار احمد

۱۱ دوست کے نام خط لکھیں اور اُسے گرمیوں کی کچھ چھٹیاں اپنے یہاں گزارنے کی دعوت دیں۔

سرگرمیاں

- سیرتُ النبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حوالے سے کسی کتاب کا مطالعہ کریں اور ان کے عدل و انصاف کا کوئی واقعہ تلاش کر کے اسے اپنے دوستوں کو سُنائیں۔
- رسولِ اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اخلاق کے بارے میں اپنے اُستاد سے کوئی سی تین احادیث پوچھیں اور انھیں مع ترجمہ چارٹ پر خوش خط لکھ کر جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔

Publishers E-Sample

قانون کا احترام

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- عبارت سُن کر اہم نِکات اور اجزا سے متعلق معلومات، مشاہدات اور خیالات بیان کر سکیں۔
- ذرائعِ ابلاغ میں پیش کیے گئے (معاشی، معاشرتی، سماجی، ثقافتی) ڈراموں، خبروں اور فیچروں کو سُن کر تبصرہ کر سکیں۔
- دورانِ گُفت گُو معلومات کا تبادلہ کرتے ہوئے اپنی رائے کو بھی شامل کر سکیں۔
- روزمرّہ زندگی کے مسائل و واقعات پر اپنے تجربات و مشاہدات کی روشنی میں بات چیت میں حصّہ لے سکیں۔
- مختلف واقعات، تقریبات، تہواروں کا احوال جزئیات کے ساتھ بیان کر سکیں۔
- عبارت (نثر) پڑھ کر اس میں موجود معلومات اور تصوّرات کو اَخذ کر سکیں۔
- مرکب جملے بنا سکیں۔
- کہانی نویسی (اشارات کی مدد سے) کر سکیں۔
- عمومی ضرورت (سکول چھوڑنے) سے متعلق درخواست لکھ سکیں۔
- حروفِ علّت اور حروفِ تاکید کی پہچان اور استعمال کر سکیں۔

سوچ کر بتائیے:

- کامران کے ماموں کا ایکسی ڈنٹ ہوا تو وہ کس پر سوار تھے؟
- سڑک پر سرخ، پیلے اور سبز رنگ کی بتّیاں کس کس بات کا اشارہ ہیں؟

مزید جانیے:

- اگر کوئی موٹر سائیکل سوار ہیلمٹ نہیں پہنے گا تو اس کا معمولی ایکسی ڈنٹ بھی جان لیوا ہو سکتا ہے۔
- عموماً جاہل اور گنوار لوگ قانون کا احترام نہیں کرتے جبکہ سلجھے ہوئے اور پڑھے لکھے لوگ قانون کا لازماً احترام کرتے ہیں۔

برائے اساتذہ کرام

تدریسی عمل کو مؤثر بنانے کے لیے سبق کے "حاصلاتِ تعلُّم" دیے جا رہے ہیں، جو اساتذہ کرام کے لیے معاون ثابت ہوں گے۔ سبق کا متن پڑھانے سے قبل "سوچ کر بتائیے" کے سوالات بچّوں سے پوچھیں تاکہ وہ پڑھنے کے لیے ذہنی طور پر تیار ہو سکیں۔ "ٹھہریے اور بتائیے" کے سوالات متن پڑھانے کے دوران میں بچّوں سے پوچھیں۔ "مزید جانیے" میں دی ہوئی معلومات بھی بچّوں کو موقع محل کے مطابق دی جائیں۔

قانون کا احترام

الفاظ	احترام	اصول	تحفظ	حادثات	ضوابط	قواعد	قوانین
تَلَفُّظ	اَحْ تِرَام	اُصُوْ ل	تَحَف فُظ	حَادِ ثَات	ضَوَا بِط	قَوَا عِد	قَوَا نِیْن

گرمیوں کی چھٹیوں کے بعد پہلے دن سکول کی ہر دل عزیز ٹیچر مس نجم الصباح مسکراتے ہوئے کلاس روم میں داخل ہوئیں تو تمام بچے ادب سے کھڑے ہو گئے۔ مس نجم الصباح نے اُنھیں بیٹھنے کو کہا اور پوچھا:

"آپ لوگوں کی چھٹیاں کیسے گزریں؟ کچھ پڑھائی وڑائی بھی کی یا صرف سیر سپاٹے ہی کیے؟"

مس نجم الصباح کے سوال کا جواب دینے کے لیے کلاس مانیٹر عبدالحسیب کھڑے ہوئے اور کہنے لگے:

"مس! ہم سب کی چھٹیاں بڑی اچھی گزریں۔ ہم نے پڑھائی بھی کی، ہوم ورک بھی کیا اور سیر سپاٹے بھی کیے لیکن آپ دیکھ رہی ہیں کہ کامران آج سکول نہیں آسکا۔"

"کیوں؟ خیریت تو ہے نا؟" مس نجم الصباح نے دریافت کیا۔

عبدالحسیب: مس! کامران کا یکم اگست کو ایکسی ڈنٹ ہو گیا تھا اور اُسے کافی زخم آئے ہیں، یہاں تک کہ اس کی ایک ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔

مس نجم الصباح: یہ تو بہت بُرا ہوا۔ یہ سب کیسے ہوا؟ کامران تو بہت اچھا لڑکا ہے۔ مجھے یہ واقعہ ذرا تفصیل سے بتائیں۔

عبدالحسیب: مس! کامران نے مجھے خود فون کیا تھا۔ اُس نے بتایا کہ وہ اپنے چھوٹے ماموں کے ساتھ اُن کی موٹر سائیکل کی پچھلی نشست پر بیٹھے اُن کے کسی دوست کی شادی میں شرکت کی غرض سے بڑی تیز رفتاری سے جا رہے تھے۔ جب وہ مین روڈ کے چوراہے میں پہنچے تو اشارہ سبز سے سُرخ ہو گیا جو ٹریفک رکنے کی علامت ہے۔ اُن کے ماموں نے زور کی بریک لگائی تو موٹر سائیکل تو رکتے رکتے رکتی ہے، اُن سے موٹر سائیکل سنبھل نہ سکی اور فٹ پاتھ پر لگے کھمبے کے ساتھ ٹکرائی اور اُلٹ گئی۔ وہ دونوں زمین پر آ رہے۔ ماموں جان نے اُس دن ہیلمٹ نہیں پہن رکھا تھا۔ ان کے سر پر چوٹ آئی اور ساتھ ہی وہ بے ہوش ہو گئے اور کامران کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ لوگوں نے اُن دونوں کو ہسپتال پہنچایا جہاں ماموں جان کو کہیں تیسرے دن جا کر ہوش آیا مگر اُن کی جان سلامت رہی اور کامران کی ٹانگ پر پلستر چڑھا دیا گیا۔ کامران نے یہ بھی بتایا کہ وہ ایک ماہ بعد کہیں جا کر چلنے پھرنے کے قابل ہو گا۔

مس نجم الصباح: بیٹے جی! آپ نے یہ تو بہت بُری خبر سنائی مگر بات دراصل یہ ہے کہ جو لوگ قانون کا احترام نہیں کرتے اُنھیں بہر طور پچھتانا پڑتا ہے جیسا کہ ہمارے ہونہار طالب علم کامران کے ساتھ واقعہ پیش آیا۔ آج میں آپ کو "قانون کا احترام" کے بارے میں کچھ باتیں بتاتی ہیں۔ آپ تمام بچے میری باتوں کو توجہ سے سنیں گے اور ان پر زندگی بھر عمل کریں گے تو بہت اچھے رہیں گے۔

کلاس کے تمام طلبہ نے بیک زبان کہا: "مس ہم سراپا گوش ہیں۔"

مس نجم الصباح: انسان کسی کام کو بہتر طریقے سے انجام دینے اور پُرسکون زندگی گزارنے کے لیے کچھ اصول یا قواعد و ضوابط مقرر کرتا ہے، جیسے گھر کے نظام کو بہتر انداز میں چلانے کے لیے ماں باپ کچھ خاص اصول بنا لیتے ہیں اور بچے ان اصولوں پر عمل کرتے ہیں۔ اس طرح گھر کا ماحول

خوش گوار رہتا ہے۔ اسی طرح کسی ملک کو چلانے کے لیے حکومت کچھ خاص قانون بناتی ہے۔ قانون کا احترام کرنا اور اُس پر عمل کرنا اس ملک کے رہنے والے تمام شہریوں کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ قانون کا احترام کرنے سے ہم بہت سے نقصانات اور حادثات سے بچ جاتے ہیں۔ دنیا میں اگر تمام لوگ اپنی مرضی کرنے لگیں تو سب کی زندگی عذاب بن جائے۔

عبدالحسیب: مس! قانون کا احترام کرنے میں کیا فائدے ہیں؟

مس نجم الصباح: بچّو! یہ تو آپ کو پتا ہے کہ ہر حکومت اپنے لوگوں کی زندگی کو آسان بنانے اور اُن کی حفاظت کے لیے قانون بناتی ہے۔ میں اِس کی ایک عام مثال دیتی ہوں۔ آپ لوگوں نے سڑکوں پر ٹریفک کے اشارے تو دیکھے ہوں گے جن پر سرخ، پیلے اور سبز رنگ کی بتیاں لگی ہوتی ہیں۔ جب سرخ بتی جلتی ہے تو گاڑیاں رُک جاتی ہیں۔ پیلی بتی جلے تو گاڑیاں چلنے کے لیے تیّار اور سبز بتی جلنے پر آگے چل پڑتی ہیں۔ سڑک پر چلنے والی تمام گاڑیوں کے لیے لازمی ہے کہ وہ ٹریفک کے قوانین کا احترام کریں۔ اسی طرح سڑک کے کنارے کچھ مختلف نوع کے بورڈ لگے ہوتے ہیں اور ہر بورڈ کا کوئی خاص مفہوم ہوتا ہے، مثلاً: جہاں آگے سکول ہے، جہاں ہارن بجانا منع ہے یا جہاں آگے سے سڑک مُڑتی ہے وہاں گاڑی چلانے والوں کو آگاہ کرنے کے لیے بورڈ لگے ہوتے ہیں یا پھر جہاں آگے انڈر پاس ہے اور وہاں ایک خاص اونچائی سے زیادہ بلند گاڑیوں کا گزرنا منع ہے وغیرہ۔ یہ سب باتیں ہمارے بھلے کے لیے ہوتی ہیں۔ اگر تمام گاڑیاں بے ہنگم طریقے سے سڑک پر دوڑتی رہیں گی اور کوئی گاڑی رُکے گی نہیں تو یقیناً وہ آپس میں ٹکرا جائیں گی اور حادثات ہوں گے، جس طرح کامران کا واقعہ ظہور پذیر ہوا۔ اِسی طرح پیدل چلنے والوں کے لیے بڑی بڑی اور اہم سڑکوں پر زیبرا کراسنگ بنائی جاتی ہے تاکہ پیدل چلنے والوں کو سڑک عبور کرنے میں آسانی رہے۔

عبدالحسیب: مس! یہ زیبرا کراسنگ کیا ہے؟

مس نجم الصباح: بچّو! سڑک پر سفید لکیریں لگا کر پیدل چلنے والوں کے لیے ایک خاص راستہ بنایا جاتا ہے تاکہ جب سرخ بتی جلنے پر گاڑیاں رُک جائیں تو پیدل چلنے والے اس پر چلتے ہوئے سڑک عبور کر سکیں۔ اس راستے کو زیبرا کراسنگ اس لیے کہا جاتا ہے کہ زیبرا کے جسم پر ایسی ہی دھاریاں ہوتی ہیں۔ پیدل چلنے والوں کے لیے سڑک عبور کرنے کا یہ آسان اور محفوظ راستہ ہوتا ہے۔

عبدالحسیب: مس! ہمیں ایک بات اور بتادیں وہ یہ کہ حکومت ہمارے لیے اتنے قوانین کیوں بناتی ہے اور اگر کوئی شخص قوانین کا احترام نہ کرے تو کیا ہوتا ہے؟

مس نجم الصباح: بچّو! حکومت ہماری آسانی، عزّت اور جان و مال کے تحفُّظ کے لیے کئی طرح کے قوانین بناتی ہے۔ ہم پر لازم آتا ہے کہ ہم ان قوانین کا احترام کریں اور اگر بفرضِ محال کوئی شخص ان قوانین کا احترام نہیں کرتا تو خلاف ورزی کرنے والوں کو پولیس کا محکمہ پکڑتا ہے اور عدالت اُن کے جرم کے مطابق اُنھیں سزا سناتی ہے۔ پیارے بچّو! قوانین پر عمل درآمد کرنے کی وجہ ہی سے لوگ بے خوفی سے اپنے کام کاج انجام دیتے اور رات کو آرام کی نیند سو سکتے ہیں۔ اس لیے ہر شخص کے لیے ضروری ہے کہ وہ قانون کا احترام کرے اور اگر قانون کا احترام نہیں کرے گا تو پھر اس کا حال وہی ہوگا جو کامران اور اُس کے ماموں کا ہوا۔

• • •

Publishers E-Sample

مشق

معانی لفظوں کے

(۱) دیے ہوئے الفاظ کے معانی جانیں۔(زبانی)

الفاظ	معانی
بہرطور	ہر حال میں، ہر طریقے سے
بیک زُبان	ایک زُبان سے، تمام کے تمام
بے ہنگم	بے موقع، غیر موزوں، نامناسب
چوراہا	جہاں سے چار راستے نکلتے ہوں

الفاظ	معانی
سراپا گوش	سر سے پاؤں تک کان، پوری توجّہ سے سُننا
ظہور پذیر ہونا	ظاہر ہونا، واقع ہونا
قواعد و ضوابط	قاعدے، اُصول
نشست	جگہ، بیٹھنے کی جگہ

آپ کیا سمجھے؟

(۲) دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیے۔

(الف) مس نجم الصباح کیسی ٹیچر شمار ہوتی ہیں؟

(ب) گرمیوں کی چھٹیوں کے بعد کامران سکول کیوں نہیں آ سکا تھا؟

(ج) موٹر سائیکل کے دونوں سواروں کے ایکسی ڈنٹ ہونے کا اصل سبب کیا تھا؟

(د) سڑک پر اشارے کتنے رنگوں کے ہوتے ہیں اور ہر رنگ کس بات کی علامت ہے؟

(ہ) لوگ قانون کا احترام نہ کریں تو کیا ہوتا ہے؟

(۳) متن کے مطابق درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) ٹانگ پر پلستر چڑھنے کے بعد کامران چلنے کے قابل ہو جائے گا:

(الف) ایک ہفتے بعد (ب) دو ہفتے بعد (ج) تین ہفتے بعد (د) ایک ماہ بعد

برائے اساتذہ کرام

سوال نمبر ا کے تحت دیے ہوئے الفاظ کا بچّوں کو درست تلفّظ اور مفہوم بتائیں۔ بعد ازاں بچّوں سے ان الفاظ سے جملے بھی بنوائیں تاکہ وہ روز مرّہ زندگی میں ان کا بہتر استعمال کر سکیں۔

Publishers E-Sample ®

(ii) جو لوگ قانون کا احترام نہیں کرتے، انھیں بہر طور:

(الف) لڑنا پڑتا ہے (ب) حادثات کا سامنا کرنا پڑتا ہے (ج) پچھتانا پڑتا ہے (د) ذلّت ملتی ہے

(iii) اگر تمام لوگ اپنی مرضی کرنے لگیں تو زندگی بن جائے گی:

(الف) روکھی پھیکی (ب) عذاب (ج) مصیبت (د) خوشی و مسرّت کی حامل

(iv) سرخ بتّی علامت ہے:

(الف) ٹریفک چلنے کی (ب) ٹریفک رکنے کی (ج) ٹریفک تیز ہونے کی (د) خوب صورتی کی

(v) زیبرا کراسنگ بنی ہوتی ہے:

(الف) سائیکل سواروں کے لیے (ب) گھڑسواروں کے لیے (ج) موٹر سائیکل والوں کے لیے (د) پیدل چلنے والوں کے لیے

۴ دیے گئے الفاظ کو استعمال کرکے مرکّب جملے بنائیں۔

الفاظ	جملے
پڑھائی، سیر سپاٹے، اور	
ہسپتال، ہوش، مگر	
مین روڈ، اشارہ سبز، تو	
قانون کا احترام، پچھتانا، اگر	
انڈر پاس، خاص اونچائی، لیکن	

۵ غلط جملوں کے سامنے (✗) اور درست جملوں کے سامنے (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) سبز اشارہ ٹریفک رکنے کی علامت ہے۔ ☐

(ب) انسان پُرسکون زندگی گزارنے کے لیے کچھ اصول یا قواعد و ضوابط بناتا ہے۔ ☐

(ج) ماموں جان نے موٹر سائیکل چلاتے ہوئے ہیلمٹ پہن رکھا تھا۔ ☐

(د) حکومت اپنے لوگوں کی زندگی کو آسان بنانے اور اُن کی حفاظت کے لیے قانون بناتی ہے۔ ☐

(ہ) پیدل چلنے والوں کے لیے اہم سڑکوں پر زیبرا کراسنگ بنائی جاتی ہے۔ ☐

(و) قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو پولیس کا محکمہ نہیں پکڑتا۔ ☐

سننا سیکھیں

۶ گروہوں میں تقسیم ہو جائیں۔ ہر گروپ کا نمائندہ سبق کا کوئی ایک پیراگراف پڑھ کر سنائے اور باقی تمام غور سے سنیں۔

Wizz Publishers E-Sample

آؤ اُردو بولیں

٧ سبق پڑھیں اور بتائیں کہ قانون پر عمل نہ کرنے کے کیا نتائج نکل سکتے ہیں؟

اُردو قواعد

٨ درست تلفّظ ظاہر کرنے کے لیے اِعراب لگائیں اور سبق کے آغاز میں دیے گئے تلفّظ کی طرز پر الفاظ لکھ کر اُن کا تلفّظ واضح کریں۔

الفاظ	نشست	پلستر	قوانین	مفہوم	ظہور
تلفّظ					

حروفِ عِلّت: ایسے حروف جو کسی وجہ یا سبب کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوں، حروفِ عِلّت کہلاتے ہیں۔

مثلاً: کیوں کہ، چوں کہ، اس لیے، لہٰذا وغیرہ۔

مثال: احمد بارش میں بھیگ گیا تھا اس لیے وہ گھر واپس چلا گیا۔

حروفِ تاکید: ایسے حروف جو کلام یا بات میں زور پیدا کرنے کے لیے استعمال ہوں، حروفِ تاکید کہلاتے ہیں۔

مثلاً: ہرگز، کبھی نہیں، ضرور وغیرہ۔

مثال: ہمیں قانون کی ہرگز خلاف ورزی نہیں کرنی چاہیے۔

٩ حروفِ عِلّت اور حروفِ تاکید کی وضاحت اور مثالوں کی روشنی میں دو دو ایسے جملے تحریر کریں جن میں حروفِ عِلّت اور حروفِ تاکید کا استعمال کیا گیا ہو۔

جملہ (حروفِ عِلّت) ________________________

جملہ (حروفِ عِلّت) ________________________

جملہ (حروفِ تاکید) ________________________

جملہ (حروفِ تاکید) ________________________

آؤ پڑھیں

١٠ ٹریفک قوانین پر عمل کرنے کے فائدے تحریر کریں اور اپنی جماعت کے سامنے پڑھ کر سنائیں۔

Publishers E-Sample

آؤ لکھیں

درخواست کا نمونہ

(بیماری کی وجہ سے چھٹّی کی درخواست)

بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ماڈل ہائی سکول، تلہ گنگ ضلع چکوال

موضوع: درخواست برائے رخصت بیماری

جنابِ عالی!

گزارش ہے کہ مجھے کل سے بخار ہے۔ رات بھر بخار میں بھُنتا رہا ہوں۔ اس وقت ڈاکٹر کے پاس جا رہا ہوں۔ لہٰذا آج اور کل صرف دو دن کی رخصت منظور فرمائیں، بڑی نوازش ہوگی۔

آج بتاریخ: ۲۵/اپریل--۲۰ء

العارض

عبدالرزاق

جماعت: ہفتم سیکشن اے

۱۱ ہیڈ ماسٹر صاحب / ہیڈ مسٹرس صاحبہ کے نام سکول چھوڑنے کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے لیے درخواست لکھیں۔

۱۲ دیے گئے خاکے کی مدد سے کہانی لکھیں اور کہانی کا اخلاقی سبق یا نتیجہ بھی تحریر کریں۔

دیانت دار لکڑہارا.................. دریا کنارے درخت.................. کلہاڑے کا دریا میں گر جانا.................. لکڑہارے کا افسوس کرنا..................

فرشتے کا نمودار ہونا.................. سونے کا کلہاڑا.................. چاندی کا کلہاڑا.................. لوہے کا کلہاڑا.................. انعام..................

نتیجہ: دیانت داری کا صلہ

سرگرمیاں

- ٹریفک قوانین کی پابندی کے کیا فائدے ہیں؟ تحریر کریں اور جماعت میں پڑھ کر سنائیں۔
- ٹریفک کے مختلف اشاروں کے متعلق انٹرنیٹ سے معلومات جمع کریں۔ بعد ازاں مشہور اشاروں کی وضاحت جماعت کے سامنے پیش کریں۔
- ٹریفک کے بیس اہم اشاروں پر مشتمل ایک چارٹ تیار کر کے کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔

Wizz Publishers E-Sample

جائزہ ۱:

سننا / بولنا

۱ دیے ہوئے اشعار غور سے سنیں اور ان کا مرکزی خیال لکھیں۔

بہت مخلص اور پاک بندے خدا کے
نشاں جن سے قائم ہیں صِدق و صفا کے
نہ شہرت کے خواہاں، نہ طالب ثنا کے
نمائش سے بیزار، دشمن ریا کے
ریاضت سب اُن کی، خدا کے لیے ہے
مَشقّت سب اُس کی، رضا کے لیے ہے

نہیں مرحلہ کوئی دشوار اُن کو
ہر اِک راہ ملتی ہے ہموار اُن کو
گلستاں ہے صحرائے پُرخار اُن کو
برابر ہے میدان و کہسار اُن کو
نہیں حائل ان کے کوئی راہ گزر میں
سمندر ہے پایاب، اُن کی نظر میں

زمیں سب خدا کی ہے گلزار اُنھیں سے
زمانے کا ہے گرم بازار اُنھیں سے
ملے ہیں سعادت کے آثار اُنھیں سے
کھلے ہیں خدائی کے اَسرار اُنھیں سے
اُنھیں پر ہے کچھ فخر، گر ہے کسی کو
اُنھیں سے ہے، گر ہے شرف آدمی کو

(خواجہ الطاف حسین حالی)

۲ کوئی ایسا واقعہ بتائیں جب آپ نے کسی عظیم شخص کے بارے میں سنا ہو۔

۳ اگر آپ نے کسی تاریخی مقام کی سیر کی ہے تو اُس کا احوال اپنے ساتھیوں کو سنائیں۔

پڑھنا

۴ خواجہ الطاف حسین حالی کے سوال نمبر ا کے اشعار کو قدرے بلند آواز میں پڑھیں۔

Publishers E-Sample

۵ درج ذیل متشابہِ الفاظ کے ایسے جملے بنائیں جن سے اُن کے معانی واضح ہو جائیں۔

الفاظ	آر	اَسرار	اَلم	دُھن	زَن	سَدا	کَثرت	مامور
متشابہِ الفاظ	عار	اِصرار	عَلَم	دَھن	ظَن	صَدا	کَسرت	مَعْمُور

۶ درج ذیل جملوں میں سے مفرد اور مرکّب جملے الگ الگ کریں۔

(الف) شہریار آج چھٹی پر ہے لیکن اس کی درخواست نہیں آئی۔
(ب) مالی نے پودوں کو پانی دیا۔
(ج) اسلم پہلے کھانا کھائے گا، پھر آرام کرے گا۔
(د) ڈاکیے نے ڈاک تقسیم کی۔
(ہ) سورج مشرق سے نکلتا اور مغرب میں غروب ہوتا ہے۔
(و) یہ سڑک کہاں جاتی ہے؟

لکھنا

۷ سبق نمبر ۳: "رسولِ اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اخلاق" کے حوالے سے کوئی سی تین احادیث لکھیں۔

۸ ہیڈ ماسٹر صاحب / ہیڈ مسٹریس صاحبہ کے نام گھر پر ضروری کام کی وجہ سے چھٹی کی درخواست لکھیں۔

۹ چچا جان کے نام خط لکھیں اور سال گرہ کے تحفے کا شکریہ ادا کریں۔

۱۰ درج ذیل الفاظ و محاورات کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ اُن کا مفہوم واضح ہو جائے۔

الفاظ و محاورات	جملے
عفو و درگزر کرنا	
اخوّت	
بول بالا ہونا	
سراپا گوش ہونا	
جاں باز	
پرچم	

۱۱ اِعراب کی مدد سے درج ذیل الفاظ کا تلفُّظ واضح کریں۔

رعنائی	حکمت	عارف	تعجب	دست یاب	تحفظ	ضوابط	اصول

Winner Publishers E-Sample

سبق ۸

مذہب نہیں سِکھاتا آپس میں بیر رکھنا

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- سبق کا متن سُن کر معلومات اَخذ کر سکیں اور سوالات کے جوابات دے سکیں۔
- عبارت سُن کر اہم نِکات اور مرکزی خیال اَخذ کر سکیں۔
- کسی بھی نثر پارے کو دُرست تلفّظ اور آہنگ کے ساتھ دُہرا سکیں۔
- ذرائع ابلاغ میں پیش کیے جانے والے اخلاقی، معاشی و معاشرتی حوالے سے خبروں، ڈراموں، فیچروں اور دستاویزی فلموں سے متعلق گُفت گُو کر سکیں۔
- روز مرّہ زندگی کے مسائل و واقعات پر اپنے تجربات و مشاہدات کی روشنی میں بات چیت میں حِصّہ لے سکیں۔
- عبارت (نثر) پڑھ کر اس میں موجود معلومات اور تصوّرات اَخذ کر سکیں۔
- نثر پڑھ کر خلاصہ / مرکزی خیال لکھ سکیں۔
- درسی کتب اور دیگر کتب میں پیش کیا گیا متن پڑھ کر معلوماتی اور اطلاقی نوعیّت کے سوالوں کے جواب تحریر کر سکیں۔
- صحّتِ زبان (اِعراب) کا خیال رکھتے ہوئے جملے بنا سکیں۔
- مترادف اور متضاد الفاظ کی (عبارت میں) پہچان اور استعمال کر سکیں۔

سوچ کر بتائیے:

- دنیا بھر میں ہر سال سولہ نومبر کا دن کس لیے منایا جاتا ہے؟
- ہمارا دشمن ہمارے ملک میں کس کس نام پر بدامنی کی فضا پیدا کر رہا ہے؟

مزید جانیے:

- دنیا بھر کے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔
- مذہبی ہم آہنگی کے فُقدان کی وجہ سے ہمارا معاشرہ روز بروز زوال کا شکار ہے۔

برائے اساتذہ کرام

تدریسی عمل کو مؤثر بنانے کے لیے سبق کے "حاصلاتِ تعلُّم" دیے جا رہے ہیں، جو اساتذہ کرام کے لیے معاون ثابت ہوں گے۔ سبق کا متن پڑھانے سے قبل "سوچ کر بتائیے" کے سوالات بچّوں سے پوچھیں تاکہ وہ پڑھنے کے لیے ذہنی طور پر تیّار ہو سکیں۔ "ٹھہریے اور بتائیے" کے سوالات متن پڑھانے کے دوران میں بچّوں سے پوچھیں۔ "مزید جانیے" میں دی ہوئی معلومات بھی بچّوں کو موقع محل کے مطابق دی جائیں۔

مذہب نہیں سِکھاتا آپس میں بیر رکھنا

الفاظ	بحران	تصادم	تفاخر	فقدان	کوہسار	معتدل	معمول
تَلَفُّظ	بُح رَان	تَصا دُم	تَفا خُر	فُق دان	کوہ سار	مُعتَ دِل	مَع مُول

ہائی سکول کے صدرِ معلّم کا نام نعیم انجم ہے۔ وہ بڑے خوش لباس، خوش اَخلاق اور خوش گفتار شخص ہیں اور سکول کے تمام بچّوں کو اپنی حقیقی اولاد کی طرح عزیز رکھتے اور اساتذہ کرام اور دیگر ملازمین کو اپنا دست و بازو سمجھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ طلبہ کیا، اساتذہ کیا اور سکول کے دیگر ملازمین کیا، سب ان کے گرویدہ ہیں اور اُن پر جان چھڑکتے ہیں۔ نعیم انجم صاحب کا معمول ہے کہ وہ ہر ہفتے سوموار کو سکول کی مارننگ اسمبلی میں بچّوں کی تربیت کے حوالے سے اعلیٰ انسانی اقدار کے کسی موضوع پر اظہارِ خیال کرتے ہیں اور بچّوں سے وعدہ لیتے ہیں کہ وہ امکان بھر ان کی باتوں پر عمل کریں گے۔ آج انھوں نے مارننگ اسمبلی میں طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

معزز اساتذہ کرام اور عزیز طلبہ! آج، جیسا کہ تمام حاضرین جانتے ہیں، نومبر کی سولہ تاریخ ہے۔ مگر آپ میں سے شاید چند ایک ہی کو معلوم ہو گا کہ یہ دن اقوامِ متحدہ کے عالمی ادارے یونیسکو (UNESCO) کے تحت برداشت اور رَواداری کے عالمی دن کے طور پر منایا جاتا ہے جس کا مقصد اقوامِ عالم کو یہ پیغام دینا ہے کہ ملکی اور بین الاقوامی سطح پر، قومی، لِسانی، تہذیبی، مذہبی اور مسلکی اختلافات بُھلا کر معتدل رویّوں کے زیرِ اثر برداشت اور رواداری کی قدروں کو پروان چڑھائیں۔ کیوں کہ ایک دوسرے کے عقائد و نظریات سے اختلافات کے باوجود باہمی برداشت اور رَواداری ہی کے جذبے سے یہ دنیا امن و آشتی کا گہوارہ بن سکتی ہے۔

اِس دنیا میں ہر انسان کا کردار، چاہے وہ چھوٹا ہے یا بڑا، اس درخت کا سا ہونا چاہیے جو سرِ کوہسار ایک تنگ پگ ڈنڈی پر اُگا ہوا ہے اور جس کی ٹہنیوں کو تھام کے ڈگمگاتے رہرووں کے قافلے بہ حفاظت گزر جاتے ہیں۔ اس کے برعکس ہمیں روزانہ ایسے بہت سے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے جو چھوٹی چھوٹی اور انتہائی معمولی باتوں پر ایک دوسرے کے ساتھ دست و گریبان ہوتے دکھائی دیتے ہیں، بات کا بتنگڑ بنا دیا جاتا ہے اور محض اپنی جھوٹی اَنا اور ضد پر قائم رہتے ہوئے دوسروں کے احترام کو پامال کیا جاتا ہے۔ یہ سب کچھ اس لیے کیا جاتا ہے کہ ہر آدمی اپنے نظریات اور اپنی سوچ کو دُرست اور دوسروں کو حرفِ غلط سمجھتا ہے، جسے مٹانے کے لیے وہ آمادہ نظر آتا ہے۔ ایسی صورتِ حال میں یقیناً تصادم کی فضا پیدا ہوتی ہے اور لوگ ایک دوسرے کو مرنے مارنے پر تُل جاتے ہیں۔ خاص طور پر مذہبی معاملات میں یہ کیفیت شدّت اختیار کر لیتی ہے اور بڑے بڑے بحران جنم لیتے ہیں۔ اگر ہم تھوڑی دیر کے لیے صبر و تحمّل، برداشت اور رَواداری سے کام لیں تو بہت بڑے مالی و جانی نقصانات سے بچا جا سکتا ہے۔ اس ضمن میں نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ طیّبہ، جنھوں نے ہمیشہ برداشت اور رَواداری سے کام لیا، تمام دنیا والوں کے لیے رُشد و ہدایت کی سب سے عمدہ مثال ہے۔ آپ لوگ جانتے ہیں کہ اعلانِ نبوّت کے بعد آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

Publishers E-Sample

نے بڑے مصائب برداشت کیے مگر نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیشہ برداشت اور تحمّل سے کام لیا بلکہ فتح مکّہ کے موقع پر تمام دشمنانِ اسلام کو معاف فرمادیا۔

اِس وقت ہمارا ملک دو سنگین مسائل سے دوچار ہے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ دونوں مسائل عدمِ برداشت و تحمّل کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک بڑا مسئلہ مذہبی فرقہ واریت یا دوسرے لفظوں میں مذہبی ہم آہنگی کا فُقدان ہے اور دوسرا بڑا مسئلہ طبقاتی امتیاز ہے۔ اِن دونوں مسائل کی وجہ سے روز بروز معاشرے کا امن و سکون غارت ہوتا چلا جارہا ہے۔

میرے عزیز طلبہ! آپ جانتے ہیں کہ پاکستان اسلام کے نام پر معرضِ وجود میں آیا تھا۔ ہمارے ملک کا آئین اقلیّتوں کے تحفّظ کو یقینی بناتا ہے۔ ہمارے وطنِ عزیز کے جھنڈے میں سفید رنگ اقلیّتوں کی نمائندگی ظاہر کرتا ہے۔ لیکن یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ کچھ لوگ، جن کو ہمارے ازلی دشمن بھارت کی پشت پناہی حاصل ہے، ہمارے درمیان نفرت اور بدامنی کی فضا پیدا کرنے کے درپے رہتے ہیں اور وہ اپنے مذموم مقاصد کے لیے ہمیں مسلک، صوبائیت، لسانیت اور سیاست وغیرہ کے نام پر اشتعال دلانے اور آپس میں لڑانے کی تاک میں رہتے ہیں۔ ہمیں ایسے لوگوں کے جال میں نہیں پھنسنا بلکہ عقل و تدبُّر سے ان کا مقابلہ کرنا ہے۔

عزیز طلبہ! میں یہ کہتا ہوں کہ بہ حیثیت مسلمان جب ہمارا خالق و مالک ایک ہے، قرآن ایک ہے، رسول ایک ہے تو پھر ہمیں بھی ایک ہونا چاہیے۔ جب معاشرے میں ایک ساتھ رہتے ہوئے ہم لوگ مذہبی طور پر فرقوں میں بٹے ہوں گے تو ظاہر ہے لوگوں کے درمیان نفرت بڑھے گی جب کہ اسلام فرقہ واریت تو درکنار دوسرے مذاہب کے لوگوں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک رَوا رکھنے کا درس دیتا ہے۔ جیسا کہ علّامہ اقبالؒ نے کیا خُوب کہا ہے:

مَنفعت ایک ہے اِس قوم کی، نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبیؐ، دین بھی، ایمان بھی ایک
حرمِ پاک بھی، اللہ بھی، قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلماں بھی ایک
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

اور یہی فطرت کا تقاضا ہے کیوں کہ انسان فطرتاً احسنِ تقویم پر پیدا ہوا ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
"یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا فرمایا۔" (سورۃ التّین، آیت:۴)

اس لیے ہم پر لازم آتا ہے کہ ہم اپنے آپ کو مذہبی اور فرقہ وارانہ تفرقات سے دُور رکھیں۔ عام طور پر مذہبی لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں: معتدل اور شِدّت پسند۔ ان میں سے معتدل لوگ ادیانِ عالم کی روشنی میں روشن ضمیر ہوتے ہیں جو تعداد میں کم ہیں جب کہ زیادہ تر لوگ مذہبی روایات پرست اور تعصّب کے اسیر ہوتے ہیں۔ تاریخِ عالم میں سب سے زیادہ خون مذہب کے نام پر بہایا گیا ہے اور اسی بنا پر معتدل لوگ شدّت پسندوں سے بے زار ہو گئے ہیں۔ جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا

خاص کرم ہے، وہ روحِ مذہب کی تفہیم کی بدولت توحید پرست بھی ہیں اور انسان دوست بھی۔ دوسرے مذاہب کے ساتھ نفرت و حقارت کی فضا ہر مذہب کے ٹھیکیداروں نے اپنے ذاتی مفادات کی بدولت پیدا کی ہے۔

اِسی طرح نسلی و طبقاتی امتیازات سے بھی خود کو دُور رکھنے کی اشد ضرورت ہے۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ لوگ اپنے خاندانی اور قومی تفاخُر کی بنا پر دوسرے لوگوں کو خود سے حقیر اور کم تر گردانتے ہیں۔ یہ رویّہ بھی بسا اوقات جھگڑے اور تصادم کی فضا پیدا کرتا ہے جس سے لوگوں کا سکون غارت اور بہت سارا وقت ضائع ہو جاتا ہے، حالاں کہ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ کا واضح ارشاد ہے:

"اے لوگو! بے شک ہم نے تمھیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا فرمایا اور ہم نے تمھیں (مختلف) قومیں اور قبیلے بنایا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بے شک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزّت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہو۔"

(سورۃ الحجرات، آیت: ۱۳)

اسی طرح حجۃ الوداع کے موقع پر رسولِ اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے واضح کر دیا تھا کہ:

"اے لوگو! تمھارا پروردگار ایک ہی ہے اور تمھارا باپ ایک ہی ہے۔ کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی گورے کو کسی کالے پر اور کسی کالے کو کسی گورے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں، فضیلت صرف تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔"

(مسند احمد، جلد ۹، صفحہ ۱۲۷، حدیث: ۲۳۵۴۸)

اِن واضح تعلیمات کو سامنے رکھتے ہوئے ہم سب کو چاہیے کہ ہم نسلی اور خاندانی تفاخُر سے بالاتر ہو کر آپس میں بھائی بھائی بن کر رہیں۔ یہ اس صورت میں ممکن ہو گا جب ہم ایک دوسرے کا احترام کرتے ہوئے، دوسروں کی باتوں کو برداشت کرتے ہوئے، ان کے ساتھ رَواداری اور حسنِ سلوک سے پیش آئیں گے اور دوسروں کے مذہب اور عقیدے کی آزادی کا احترام کریں گے۔ اس رویّے سے یقیناً معاشرے میں زندہ اور تابندہ روایات کو فروغ ملے گا۔

اگر تھوڑی دیر کے لیے ترقی یافتہ اور مہذب معاشروں کی تاریخ کا جائزہ لیا جائے تو ان میں جہاں اختلافِ رائے نظر آتا ہے وہاں برداشت اور رَواداری کے نقوش بھی واضح طور پر دکھائی دیتے ہیں یَہی وجہ ہے کہ وہ معاشرے کامیابی اور ترقی کی بلندیوں کو چھونے میں کام یاب ہو گئے ہیں۔

ہمیں بھی اپنی معاشرتی روایات کو حوصلہ مندی اور صبر و برداشت کے اصولوں پر قائم رکھنے کا عزم کرنا چاہیے تاکہ ہم مذہبی اختلافات کو یک سر فراموش کر کے آپس میں باہمی اخلاص اور مثالی بھائی چارے کو فروغ دے سکیں اور اپنے وطن کے گلی کوچوں میں امن و آشتی کے چراغ روشن کر سکیں۔

وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ

Publishers E-Sample

مشق

معانی لفظوں کے

۱ دیے ہوئے الفاظ کے معانی جانیں۔(زبانی)

الفاظ	معانی
ادیانِ عالم	دنیا بھر کے مذاہب
بسا اوقات	اکثر اوقات
تفاخُر	فخر کرنا، فخر جتانا
جان چھڑکنا	جان قربان کرنا
دست و گریبان ہونا	لڑائی جھگڑا کرنا

الفاظ	معانی
رُشد و ہدایت	ہدایت پانا، سدھے راستے پر چلنا
رواداری	جائز، درست سمجھنا
رہرووان	راہ چلنے والے، راہرو کی جمع
فُقدان	کمی، کسی چیز کا نہ ہونا
لِسانی	زُبان (بول چال) سے متعلق

آپ کیا سمجھے؟

۲ دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیے۔

(الف) عالمی ادارے یونیسکو (UNESCO) کے تحت برداشت اور رَواداری کا عالمی دن ہر سال کس تاریخ کو منایا جاتا ہے؟

(ب) دنیا امن و آشتی کا گہوارہ کیسے بن سکتی ہے؟

(ج) کس کی زندگی رُشد و ہدایت کے حوالے سے سب سے عمدہ مثال ہے؟

(د) پاکستانی پرچم میں سفید رنگ کس بات کی علامت ہے؟

(ہ) مذہبی طور پر لوگوں کا تعلق کون سی دو قسموں سے ہوتا ہے؟

۳ متن کے مطابق درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) اقوامِ متحدہ کے ادارہ یونیسکو (UNESCO) کے تحت برداشت اور رَواداری کا دن منایا جاتا ہے ہر سال:

(الف) ۴/نومبر کو (ب) ۸/نومبر کو (ج) ۱۲/نومبر کو (د) ۱۶/نومبر کو

برائے اساتذہ کرام

سوال نمبر ۱ کے تحت دیے ہوئے الفاظ کا بچّوں کو درست تلفّظ اور مفہوم بتائیں۔ بعد ازاں بچّوں سے ان الفاظ سے جملے بھی بنوائیں تاکہ وہ روزمرّہ زندگی میں ان کا بہتر استعمال کر سکیں۔

Publishers E-Sample

(ii) جب لوگ فرقوں میں بٹے ہوں گے تو لوگوں کے درمیان بڑھے گی:

(الف) نفرت (ب) محبت (ج) رواداری (د) یگانگت

(iii) تاریخِ عالم میں سب سے زیادہ خون بہایا گیا:

(الف) مذہب کے نام پر (ب) رنگ و نسل کے نام پر (ج) اکثریت جتانے کے لیے (د) برتری قائم رکھنے کے لیے

(iv) نفرت و حقارت کی فضا مذہب کے ٹھیکیداروں نے پیدا کی ہے:

(الف) اپنے ذاتی مفادات کے لیے (ب) اسلام کے غلبہ کے لیے (ج) بھائی چارے کے فروغ کے لیے (د) ملک کی توسیع کے لیے

(v) اگر ہم دوسروں کے مذہب اور عقیدے کی آزادی کا احترام کریں گے تو فروغ ملے گا:

(الف) زبان کو (ب) نسل کشی کو (ج) زندہ اور تابندہ روایات کو (د) بھائی چارے کو

۴ درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معانی واضح ہو جائیں۔

الفاظ	جملے
پگ ڈنڈی	
تصادم	
پشت پناہی	
معتدل	
فراموش	

۵ غلط جملوں کے سامنے (✗) اور درست جملوں کے سامنے (✓) کا نشان لگائیں۔

(الف) برداشت اور رواداری کی قدروں کو پروان چڑھائیں۔

(ب) ہر آدمی اپنے نظریات اور اپنی سوچ کو غلط اور دوسروں کو دُرست سمجھتا ہے۔

(ج) پاکستان اسلام کے نام پر معرضِ وجود میں آیا تھا۔

(د) ہمارے ملک کا آئین اقلیتوں کے تحفّظ کو یقینی نہیں بناتا ہے۔

(ہ) اپنے آپ کو ہمیشہ مذہبی اور فرقہ وارانہ تفرقات سے دُور رکھیں۔

سننا سیکھیں

۶ ہائی سکول کے صدرِ معلّم نعیم انجم صاحب نے درخت کی مثال سے ہمیں کیا سمجھانے کی کوشش کی ہے؟ اس مثال کو سمجھنے کے لیے تمام طلبہ گروپوں میں تقسیم ہو جائیں۔ ہر گروپ کا نمائندہ اس امر کی وضاحت کرے اور باقی سب طلبہ غور سے سنیں۔

Wizz Publishers E-Sample

آؤ اُردو بولیں

٧ بین المذاہب ہم آہنگی سے کیا مراد ہے؟ گروپ کی شکل میں گفت گو کریں۔ بعد ازاں اپنی رائے جماعت کے سامنے رکھیں۔

اُردو قواعد

٨ خط کشیدہ الفاظ کے مترادف لکھ کر عبارت مکمل کریں۔

(الف) اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں بلکہ __________ اس بات پر ہے کہ آپ میری بات نہیں سمجھے۔

(ب) کسی کے ساتھ عداوت یا __________ نہ رکھیں بلکہ صلح __________ سے رہیں۔

(ج) مجھے اس گھر میں ہر طرح کا آرام و __________ مُیسّر ہے۔

(د) ہمارے ہمسائے میں ایک مشہور و __________ شاعر رہتے ہیں۔

(ہ) اللہ تعالیٰ کسی کو رنج و __________ سے دوچار نہ کرے۔

٩ خط کشیدہ الفاظ کے متضاد لکھ کر عبارت مکمل کریں۔

اُس نے دن __________ محنت کی۔ وہ ذرا دیر سے گھر آتا اور پھر واپس چلا __________۔ اُس کو یقین تھا کہ بُرے دن ہمیشہ نہیں رہیں گے۔ وقت پلٹے گا اور __________ دن ضرور آئیں گے۔ وہ دوسروں کے ساتھ محبت سے پیش آتا۔ __________ کرنا اُس نے سیکھا ہی نہیں تھا۔ وہ یہ بات خوب سمجھتا تھا کہ نیکی کا بدلہ کبھی __________ کی صورت میں نہیں ہو سکتا۔

آؤ پڑھیں

١٠ سبق "مذہب نہیں سِکھاتا آپس میں بیر رکھنا" کو بہ غور پڑھیں اور اہم نِکات اخذ کریں۔

آؤ لکھیں

١١ بین المذاہب ہم آہنگی کے حوالے سے سیرتِ طیّبہ میں سے کوئی واقعہ تلاش کریں اور اپنی کاپیوں میں درج کریں۔

سرگرمیاں

- انٹرنیٹ، اخبارات و رسائل، کتب یا دیگر ذرائع کی مدد سے مختلف مذاہب کے بارے میں معلومات جمع کریں اور بعد ازاں یہ معلومات کلاس میں پیش کریں۔
- استاد / استانی کی ہدایات کے مطابق گروہوں میں تقسیم ہو جائیں۔ ہر گروپ کا کوئی ایک رکن علّامہ اقبال کی نظم "ہمدردی" کو سب کے سامنے بآوازِ بلند تحت اللّفظ پڑھے۔ گروپ کے باقی ارکان توجہ سے سنیں اور کوئی لفظ غلط ادا ہونے پر اپنے ساتھی کی اصلاح کریں۔

Publishers E-Sample

سبق ۱۰

صُبح کی آمد

حاصلاتِ تعلُّم:

اس نظم کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- نظم کا متن سُن کر معلومات اَخذ کر سکیں اور سوالات کے جوابات دے سکیں۔
- کسی بھی نظم پارے کو دُرست تلفّظ، آہنگ، حرکات و سکنات کے ساتھ بیان کر سکیں۔
- مشاہدات میں آنے والے فطری مناظر کے محاسن کے بارے میں بات کر سکیں۔
- دورانِ گُفت گُو میں معلومات کا تبادلہ کرتے ہوئے اپنی رائے کو بھی شامل کر سکیں۔
- نظم پڑھ کر اُس میں موجود میں معلومات اور تَصوُّرات اَخذ کر سکیں۔
- جُملے (سادہ) بنا سکیں۔
- نظم سُن / پڑھ کر مرکزی خیال تحریر کر سکیں۔
- الفاظ اور تراکیب کو جملوں میں استعمال کر سکیں۔
- فعل ماضی کی اقسام کی پہچان اور استعمال کر سکیں۔

سوچ کر بتائیے:

- آپ کو مناظرِ فطرت میں سے کون سا منظر پسند ہے؟
- اس نظم میں ایک مصرع کتنی بار دہرایا گیا ہے؟

مزید جانیے:

- صبح کے وقت ہر کوئی اپنے کام میں مصروف ہو جاتا ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے دن کام کرنے کے لیے بنایا ہے۔

برائے اساتذہ کرام

تدریسی عمل کو مؤثر بنانے کے لیے سبق کے ''حاصلاتِ تعلُّم'' دیے جا رہے ہیں، جو اساتذہ کرام کے لیے معاون ثابت ہوں گے۔ سبق کا متن پڑھانے سے قبل ''سوچ کر بتائیے'' کے سوالات بچّوں سے پوچھیں تاکہ وہ پڑھنے کے لیے ذہنی طور پر تیّار ہو سکیں۔ ''ٹھہریے اور بتائیے'' کے سوالات متن پڑھانے کے دوران میں بچّوں سے پوچھیں۔ ''مزید جانیے'' میں دی ہوئی معلومات بھی بچّوں کو موقع محل کے مطابق دی جائیں۔

صُبح کی آمد

الفاظ	آمد	اُجالا	چہچہا	دمن	دہکانا	دیس	لہکانا
تَلَفُّظ	آ مد	اُ جا لا	چہ چہا	دَ مَن	دَہ کا نا	دے س	لَہ کا نا

خبر دن کے آنے کی مَیں لا رہی ہوں اُجالا زمانے میں پھیلا رہی ہوں
بہار اپنی مشرق سے دِکھلا رہی ہوں پکارے گلے صاف چِلّا رہی ہوں
اُٹھو سونے والو کہ مَیں آ رہی ہوں

اذاں پر اذاں مرغ دینے لگا ہے خوشی سے ہر اِک جانور بولتا ہے
درختوں کے اوپر عجب چہچہا ہے سُہانا ہے وقت اور ٹھنڈی ہوا ہے
اُٹھو سونے والو کہ مَیں آ رہی ہوں

یہ چڑیاں جو پیڑوں پہ ہیں غُل مچاتی اِدھر سے اُدھر اُڑ کے ہیں آتی جاتی
دُموں کو ہلاتی، پَروں کو پُھلاتی مِری آمد آمد کے ہیں گیت گاتی
اُٹھو سونے والو کہ مَیں آ رہی ہوں

ہر ایک باغ کو مَیں نے مہکا دیا ہے نسیم اور صبا کو بھی لہکا دیا ہے
چمن سُرخ پھولوں سے دہکا دیا ہے مگر نیند نے تم کو بہکا دیا ہے
اُٹھو سونے والو کہ مَیں آ رہی ہوں

ہوئی مجھ سے رونق پہاڑ اور دَمن میں ہر ایک ملک میں، دیس میں، ہر وطن میں
کِھلاتی ہوئی پھول آئی چمن میں بجھاتی چلی شمع کو انجمن میں
اُٹھو سونے والو کہ مَیں آ رہی ہوں

لو ہشیار ہو جاؤ اور آنکھ کھولو نہ لو کروٹیں اور نہ بستر ٹٹولو
خدا کو کرو یاد اور منھ سے بولو بس اب خیر سے اُٹھ کے منھ ہاتھ دھو لو
اُٹھو سونے والو کہ مَیں آ رہی ہوں

(مولانا اسماعیل میرٹھی)

ٹھہریے اور بتائیے

- دن کے آنے کی خبر کون لا رہی ہے؟
- اس نظم کا وہ کون سا مصرع ہے جو بار بار مِن و عَن دہرایا جاتا ہے؟

نظم سے سیکھا

- جب صُبح کی آمد آمد ہوتی ہے تو سب سے پہلے اس کے آثار مشرق سے نظر آنا شروع ہوتے ہیں۔
- جب صُبح ہوتی ہے تو پرندے کیا، سبزہ کیا اور پھول کیا ہر چیز پر رونق آجاتی ہے۔

مشق

معانی لفظوں کے

۱ دیے ہوئے الفاظ کے معانی جانیں۔(زبانی)

الفاظ	معانی
چہچہا	پرندوں کی آوازیں
دَمن	وادی
دہکانا	جلانا، روشن کرنا
سُہانا	خُوب صورت

الفاظ	معانی
غُل مچانا	شور کرنا
مہکانا	خوشبو بکھیرنا
لہکانا	اکسانا
صبا	صبح کے وقت ٹھنڈی اور آہستہ چلنے والی ہوا

آپ کیا سمجھے؟

۲ دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیے۔

(الف) صبح اپنی بہار کہاں سے دکھلا رہی ہے؟

(ب) اذاں پر اذاں کون دے رہا ہے؟

(ج) ”چمن سُرخ پھولوں سے دہکا دیا ہے“ سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

(د) ”پہاڑ اور دَمن“ میں کیا فرق ہے؟

(ہ) اس نظم کے شاعر کا نام لکھیں۔

۳ نظم کے مطابق درست الفاظ لگا کر مصرعے مکمل کریں۔

(الف) خبر ________ کے آنے کی میں لا رہی ہوں

(ب) خوشی سے ہر اک ________ بولتا ہے

(ج) یہ ________ جو پیڑوں پہ ہیں غُل مچاتی

برائے اساتذہ کرام

سوال نمبر ا کے تحت دیے ہوئے الفاظ کا بچّوں کو درست تلفّظ اور مفہوم بتائیں۔ بعد ازاں بچّوں سے ان الفاظ سے جملے بھی بنوائیں تاکہ وہ روز مرّہ زندگی میں ان کا بہتر استعمال کر سکیں۔

Publishers E-Sample

(د) نسیم اور صبا کو بھی __________ دیا ہے

(ہ) ہوئی مجھ سے __________ پہاڑ اور دَمن میں

سننا سیکھیں

۴ طلبہ دو گروپوں میں تقسیم ہو جائیں۔ ایک گروپ کے طلبہ نظم کا کوئی بند سنائیں اور نثر بھی بنائیں جب کہ دوسرے گروپ کے طلبہ سُن کر بند اور نثر کی الگ الگ نشان دہی کریں۔

آؤ اُردو بولیں

۵ صُبح کے منظر کے بارے میں آپس میں بات چیت کریں۔

اُردو قواعد

فعل ماضی کی اقسام: فعل ماضی کی درج ذیل چھے اقسام ہیں:

- فعل ماضی مطلق
- فعل ماضی قریب
- فعل ماضی بعید
- فعل ماضی شکیہ
- فعل ماضی استمراری
- فعل ماضی شرطی یا تمنائی

فعل ماضی مطلق: وہ فعل جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا گزرے ہوئے زمانے میں پایا جائے مگر یہ معلوم نہ ہو کہ قریب کا گزرا ہوا زمانہ ہے یا دُور کا۔ اسے "فعل ماضی مطلق" کہتے ہیں۔ جیسے: مشال گھر آئی۔ احمد سکول گیا۔

فعل ماضی قریب: وہ فعل جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا نزدیک کے گزرے ہوئے زمانے میں پایا جائے، "فعل ماضی قریب" کہلاتا ہے۔ جیسے: ظہیر آیا ہے۔ احمد سکول گیا ہے۔

فعل ماضی بعید: وہ فعل جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا دُور کے گزرے ہوئے زمانے میں پایا جائے، "فعل ماضی بعید" کہلاتا ہے۔ جیسے: ماموں جان گھر آئے تھے۔ احمد نے خط لکھا تھا۔

فعل ماضی شکیہ: وہ فعل جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونے کا گزرے ہوئے زمانے میں شک پایا جائے، "فعل ماضی شکیہ" کہلاتا ہے۔ جیسے: اُس نے خط لکھا ہو گا۔ ماموں جان آئے ہوں گے۔

فعل ماضی استمراری: وہ فعل جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا گزرے ہوئے زمانے میں مسلسل یا لگاتار پایا جائے، "فعل ماضی استمراری" کہلاتا ہے۔ جیسے: ایمن کھانا پکاتی تھی۔ احمد ہمارے گھر آیا کرتا تھا۔

فعل ماضی شرطی یا تمنّائی: وہ فعل جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا شرط یا تمنّا کے ساتھ پایا جائے، "فعل ماضی شرطی یا تمنّائی" کہلاتا ہے۔ جیسے: اگر وہ سکول آتا تو سبق پڑھ لیتا (شرط)۔ کاش! میں محنت کرتا تو کامیاب ہو جاتا (تمنّا)۔

WZ Publishers E-Sample

٦ فعل ماضی مطلق، فعل ماضی بعید اور فعل ماضی استمراری کے دو دو جملے لکھیں۔

آؤ پڑھیں

٧ نظم دُرست تلفّظ، لَے، آہنگ اور رَوانی کے ساتھ پڑھیں۔

آؤ لکھیں

٨ نظم "صُبح کی آمد" کا مرکزی خیال لکھیں۔

٩ دیے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ اُن کے معانی واضح ہو جائیں۔

الفاظ	جملے
خبر	
سہانا	
غُل	
چمن	
ہشیار	

سرگرمیاں

- نظم "صُبح کی آمد" زبانی یاد کریں۔
- نظم "صُبح کی آمد" کے پہلے اور آخری بند کی تشریح اپنی کاپی پر لکھیں۔
- گروہوں میں تقسیم ہو کر بیٹھیں۔ ہر گروپ کا ایک رُکن نظم "صُبح کی آمد" کو جماعت کے سامنے بآوازِ بلند تحت اللفظ میں پڑھے جب کہ گروپ کے باقی ارکان توجّہ سے سنیں اور کوئی لفظ غلط ادا کرنے پر اپنے ساتھی کی اصلاح کریں۔

• • •

Wizz Publishers E-Sample

سبق ۱۲

ہنگامی صورتِ حال اور ہماری ذِمّہ داریاں

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- عبارت سُن کر اہم نِکات اور اجزا سے متعلق معلومات، مشاہدات اور خیالات بیان کر سکیں۔
- ذرائع ابلاغ میں پیش کی گئی (معاشرتی اور سماجی) خبروں وغیرہ کو سُن کر تبصرہ کر سکیں۔
- عبارت سُن کر اہم نِکات اَخذ کر سکیں۔
- کہانی، گُفت گُو، خبر اور ہدایت سُن کر خلاصہ بیان کر سکیں۔
- مختلف معاشرتی کرداروں کے مثبت اور منفی پہلوؤں پر رائے دے سکیں۔
- قدرتی آفات اور ہنگامی صورتِ حال میں دوسروں کو بچاؤ کی تدابیر بتا سکیں۔
- طویل عبارت کو درست تلفّظ کے ساتھ پڑھ سکیں۔
- جملے (سادہ، مرکب، محاورات کی مدد سے) بنا سکیں۔
- دُرست کُتب اور دیگر کُتب میں پیش کیا گیا متن پڑھ کر معلوماتی اور اطلاقی نوعیّت کے سوالات کے جوابات تحریر کر سکیں۔
- اِسمِ عَلَم کی اقسام (خطاب، لقب، تخلّص، کُنیت اور عُرف) کو پہچان کے استعمال کر سکیں۔
- الفاظ، تراکیب اور محاورات کو جملوں میں استعمال کر سکیں۔

سوچ کر بتائیے:

- لوگوں کو عام طور پر کن کن ہنگامی صورتوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے؟
- نائین الیون کو امریکہ میں کیا واقعہ ظہور پذیر ہوا تھا؟

مزید جانیے:

- پہلی عالمی جنگ ۱۹۱۴ء تا ۱۹۱۹ء جاری رہی۔
- دوسری عالمی جنگ ۱۹۳۹ء تا ۱۹۴۵ء جاری رہی اور اس کے بعد دنیا بھر میں دہشت گردی کے واقعات میں بڑا اِضافہ ہوا۔

برائے اساتذہ کرام

تدریسی عمل کو مؤثر بنانے کے لیے سبق کے ”حاصلاتِ تعلُّم“ دیے جا رہے ہیں، جو اساتذہ کرام کے لیے معاون ثابت ہوں گے۔ سبق کا متن پڑھانے سے قبل ”سوچ کر بتائیے“ کے سوالات بچّوں سے پوچھیں تاکہ وہ پڑھنے کے لیے ذہنی طور پر تیار ہو سکیں۔ ”ٹھہریے اور بتائیے“ کے سوالات متن پڑھانے کے دوران میں بچّوں سے پوچھیں۔ ”مزید جانیے“ میں دی ہوئی معلومات بھی بچّوں کو موقع محل کے مطابق دی جائیں۔

Publishers E-Sample

ہنگامی صورتِ حال اور ہماری ذِمّہ داریاں

الفاظ	آفت	اپاہج	اعانت	افتاد	حربہ	مذموم	ناگہانی
تَلَفُّظ	آ فَت	اَپا ہَج	اِعا نَت	اُف تاد	حَر بہ	مَذ مُوم	نا گَہا نی

ہر شخص کی فِطرت میں شامل ہے کہ وہ ایک محفوظ اور صحت مند ماحول چاہتا ہے اور اپنا ماحول خوشگوار بنانے کے لیے بڑی تگ و دو کرتا ہے۔ مگر بعض اوقات اُسے ناگہانی طور پر حادثات و آفات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ ایسے میں ہر شخص پر، چاہے وہ بڑا ہے یا چھوٹا، فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ہنگامی صورتِ حال میں اپنے کردار اور اپنی ذمّہ داریوں کو سمجھے۔

اس ضمن میں سب سے پہلے تو ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ہنگامی صورتِ حال کیا ہے، کس نوعیّت کی ہے یا یہ اُفتاد کیسے آن پڑی اور اس سے کیسے عہدہ بر آ ہوا جائے۔ ہر ہنگامی صورتِ حال دراصل ایک پُر خطر یا غیر متوقع یا مشکل حالت ہوتی ہے اور اس کیفیت میں کچھ رہنما اصولوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔ ہمارے ملک میں عام طور پر لوگوں کو جن ہنگامی صورتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ان کی درج ذیل اقسام ہیں:

دہشت گردی، سیلاب، زلزلے اور وبائی بیماریاں از قسم: کورونا وائرس، ڈینگی بخار، ملیریا اور آشوبِ چشم وغیرہ۔ اب چاہیے تو یہ کہ اِن میں سے ہر قسم کی آفت اور اُن سے ہر ممکن حد تک بچاؤ کا تفصیلی بیان کیا جائے جس کا یہ مضمون متحمّل نہیں ہو سکتا۔ سرِ دست یہاں دہشت گردی کا قدرے تفصیل سے ذکر کیا جاتا ہے۔

دہشت گردی کی کوئی ایسی تعریف بیان کرنا جو ہر لحاظ سے مکمل اور ہر موقع پر سو فی صد اتفاق رائے سے پوری اُترے، اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ اگر ہر قسم کے پس منظر اور معاشرے کے حالات کو یکسر نظر انداز کر دیا جائے تو پھر لفظ ''دہشت گردی'' کی تعریف کچھ یوں بیان کی جا سکتی ہے:

> ''خوف و ہراس پیدا کر کے اپنے مقصد کے حصول کی خاطر ایسا نپا تُلا طریقِ کار یا حکمتِ عملی اختیار کرنا، جس سے قصوروار اور بے قصور کی تمیز کیے بغیر بچّوں، عورتوں اور عام شہریوں سمیت ہر ممکن ہدف کو ملوث کرتے ہوئے وسیع پیمانے پر دہشت و تکلیف اور رُعب و اضطراب پھیلایا جائے۔''

دوسرے لفظوں میں دہشت گردی وہ عمل ہے جس سے کسی بھی معاشرے، ملک، شہر، قصبے، گاؤں، گلی، محلّہ یا خاندان کے لوگوں کے مابین خوف و ہراس اور دہشت پھیلے۔ گویا دہشت گردی کے عمل کے پس منظر میں شدّت پسندی کارفرما ہوتی ہے۔ یہ شدّت پسندی بالعموم زبان، رنگ و نسل، علاقائی اور مذہبی اختلافات سے جنم لیتی ہے۔

دراصل دوسری عالمی جنگ، جو ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۵ء تک جاری رہی اور جس کے نتیجے میں دنیا بھر میں بے حد تباہی و بربادی پھیلی، کے نتیجے میں عالمی سیاست بہت پیچیدہ اور دنیا کئی دھڑوں میں تقسیم ہو چکی ہے۔ ہر ملک اپنے دشمن ملک کو کمزور کرنے کے لیے فرقہ واریت اور دوسرے معمولی معمولی اختلافات کو ہوا دے کر اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب ہونا چاہتا ہے اور اپنی مقصد براری کے لیے وہ مخالف ملک ہی کے کچھ شدّت پسند لوگوں کو وسائل فراہم کر کے اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرتا ہے۔

اس پس منظر میں جب ہم اپنے وطنِ عزیز پاکستان کو دیکھتے ہیں تو واضح طور پر نظر آتا ہے کہ پاکستان کا ہمسایہ ملک بھارت ہمارا ازلی دشمن ہے، کیوں کہ پچھتّر سال گزرنے کے باوجود اُس نے پاکستان کو دل سے قبول نہیں کیا اور وہ اِس کی ترقّی و خوش حالی کی راہ میں ہر ممکن حد تک روڑے اٹکاتا ہے اور اُسے جب بھی اور جہاں بھی موقع میسّر آتا ہے، اِسے ضعف پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ اِسی دشمنی کے پس منظر میں اُس نے پاکستان پر تین بار جنگ مسلّط کی اور وہ قیامِ پاکستان سے لے کر آج تک مختلف ہتھکنڈوں کے ذریعے مسلمانوں کی کثیر آبادی کے نصف خطّے کشمیر پر اپنی طاقت کے بل بُوتے پر قبضہ جمائے اور وہاں کشت و خون اور ظلم و ستم کا بازار گرم کیے ہوئے ہے۔ یہ بھارت ہی ہے جس نے ۱۹۷۱ء میں پاکستان کے دائیں بازو: مشرقی پاکستان کو مختلف حربوں سے علیحدہ کر کے اُسے بنگلہ دیش بنوایا اور یہ بھارت ہی ہے جس کی خفیہ ایجنسیاں آئے دن پاکستان کے امن کو تہ و بالا کیے ہوئے ہیں اور وہ یہ کام دہشت گردوں کے ذریعے کرتا ہے۔

امریکہ میں نائن الیون کے واقعہ کے بعد پاکستان میں دہشت گردی کی وبا جس تیزی سے پھیلی اور پاکستانی عوام کو جس قدر جانی و مالی نقصان اُٹھانا اور جس قدر جذباتی اضطراب سے گزرنا پڑا اُس کی مثال مشکل سے ملے گی۔ دہشت گردوں کا نشانہ بالعموم عام بے گناہ شہری بنتے ہیں۔ عبادت گاہیں ہوں، پُرہجوم بازار ہوں، سکول ہوں، ہسپتال ہوں یا حسّاس ریاستی ادارے ہوں، ان سے کوئی جگہ محفوظ نہیں۔ وہ ایسی جگہوں کا انتخاب اس لیے کرتے ہیں تاکہ ان کی کارروائی کے نتیجے میں زیادہ سے زیادہ عوام خوف و دہشت اور صدمے سے دوچار ہوں۔ پشاور میں سانحہ آرمی پبلک سکول جو ۲۰۱۴ء میں پیش آیا اور جس میں اَن گِنت معصوم طالب علموں اور اساتذہ نے جامِ شہادت نوش کیا اس کی ایک مثال ہے۔ اس سانحے کی بازگشت آج بھی ہر دردمند کو رُلا دیتی ہے۔

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ پاکستان میں دہشت گردی دراصل امریکہ کی جنگ ہے جس سے پاکستان کو باہر نکلنا چاہیے۔ جب کہ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ امریکہ کی جنگ نہیں بلکہ امریکہ کی مسلّط کردہ جنگ ہے۔ ایک جنگ امریکہ نے افغان طالبان کی حکومت ختم کرنے کے لیے افغانستان پر ۲۰۰۱ء میں مسلّط کی اور دوسری جنگ تحریکِ طالبان پاکستان کے ذریعے پاکستان پر مسلّط کی۔ جب کہ پاکستان آرمی کے ایک جنرل کا کہنا ہے کہ افغانستان میں امریکی جنگ صرف ایک ٹھکانے کے حصول کے لیے تھی جو اِس نے پاکستان کے خلاف اُس کے ایٹمی ہتھیار چھیننے کے لیے بنایا تھا۔ ان کا کہنا ہے کہ "نائن الیون بہانہ تھا، افغانستان ٹھکانا تھا اور پاکستان نشانہ تھا" مگر وہ اس میں کامیاب نہ ہوا۔

بہرکیف ہم سب کو دہشت گردی کا مقابلہ کرنا ہے اور دہشت گردوں سے مقابلہ کرنے کی ذمّہ داری صرف ریاستی اداروں پر عائد نہیں ہوتی بلکہ یہ ذمہ داری پورے معاشرے پر عائد ہوتی ہے۔ اِس ضمن میں ہمارے نوجوان خصوصاً طالب علم اہم فریضہ انجام دے سکتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ وہ احتیاطی تدابیر اختیار کرتے ہوئے درج ذیل باتوں پر عمل کریں۔

- اپنے اِرد گرد کے ماحول پر نگاہ رکھیں۔
- مشکوک افراد پر کڑی نظر رکھیں اور جب بھی اور جہاں بھی کوئی مشکوک سرگرمی دیکھیں تو اس کی اطلاع فوراً اپنے والدین، اپنے اِدارے کے سربراہ یا براہِ راست پولیس کو دیں۔
- حتی الامکان پُرہجوم جگہوں پر جانے سے گُریز کریں اور اگر بفرضِ محال ان کا ایسی جگہوں پر جانا ضروری ہو تو اپنی آنکھیں کھلی رکھیں اور حد درجہ چوکنّا رہیں۔
- افواہوں اور غیر مصدّقہ اطلاعات پر کان نہ دھریں بلکہ فوری طور پر اس کی تصدیق کریں۔

پاکستان کے وہ علاقے جہاں دہشت گردی کے زیادہ واقعات ہوتے ہیں ان میں کراچی، کوئٹہ، لاہور، پشاور اور صوبہ خیبر پختونخوا کا شمال مغربی

Publishers E-Sample

حصّہ شامل ہے۔ بہر کیف جہاں بھی پاکستان میں دہشت گردی کے واقعات رُونما ہوئے ہیں، وہیں ملکی سرحدوں کے محافظوں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں نے، جن میں پاکستان آرمی، رینجرز اور پولیس کے لوگ ہراول دستے کے طور پر شامل ہیں، بڑی قربانیوں کے بعد دہشت گردوں کے خلاف اپنی عوام کی اعانت سے بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔

دراصل ان دہشت گردوں کے ہتھے کچھ ایسے شدّت پسند مذہبی عقائد کے لوگ چڑھ جاتے ہیں، جنھیں یہ لوگ برین واشنگ کے ذریعے یہ یقین دلاتے ہیں کہ وہ اپنے دشمنوں کو موت کے گھاٹ اُتاریں گے اور انھیں تباہی و بربادی سے دوچار کریں گے تو سیدھے جنّت میں جائیں گے۔ اکثر اوقات مذہبی طور پر یہ جذباتی نوجوان اپنی دانست میں دہشت گردی کو ایک مُقدّس جنگ سمجھتے ہیں اور اپنی خدمات خود پیش کرتے ہیں، مگر ان پر اس شعر کا مفہوم صادق آتا ہے:

یہ لوگ پاؤں سے نہیں، ذہن سے اپاہج ہیں
اُدھر چلیں گے، جدھر رہنما چلاتا ہے

اسلامی تعلیمات کی رُو سے ایسے لوگ کسی بھی اعتبار سے مسلمان کہلانے کے مستحق نہیں، کیوں کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

”ہم نے بنی اسرائیل پر فرض عائد کر دیا کہ جس نے کسی جان کو بغیر کسی جان (کے بدلہ) یا زمین میں بغیر فساد مچانے کے قتل کیا تو گویا اُس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے ایک جان کو بچایا تو گویا اُس نے تمام انسانوں کو بچا لیا اور یقیناً اُس کے پاس ہمارے رسول واضح نشانیوں کے ساتھ آچکے پھر بے شک ان میں سے اکثر اس کے بعد بھی زمین میں ضرور حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔“ (سورۃ المائدہ، آیت نمبر ۳۲)

یہ بڑی خوش آیند بات ہے کہ پاکستان کی جانباز افواج اور پولیس نے اب تک اپنی جانوں کا نذرانہ دینا گوارا کر لیا مگر ملک کی سالمیّت پر آنچ نہیں آنے دی اور دنیا نے دیکھ لیا ہے کہ یہ لوگ عیّار و مکّار دشمن سے ہر گز خائف نہیں ہیں۔ ہماری اللہ تبارک و تعالیٰ سے دُعا ہے کہ یہ پاک سرزمین ہمیشہ سرسبز و شاداب رہے۔

• • •

مشق

معانی لفظوں کے

(۱) دیے ہوئے الفاظ کے معانی جانیں۔(زبانی)

الفاظ	معانی
آشوبِ چشم	آنکھوں کا بگاڑ، آنکھوں کی خرابی
آفت	مصیبت، دُکھ، تکلیف
اپاہج	لنگڑے لولے، چلنے سے معذور
بازگشت	واپس آنا، پلٹنا
تہ وبالا کرنا	اونچا نیچا کرنا، تباہ وبرباد کرنا

الفاظ	معانی
خائف	ڈرنے والا، خوف زدہ
عہدہ برآہونا	فرض نبھانا، ذمّہ داری ادا کرنا
کارفرماہونا	کام لینا، کام بنانا
مذموم	بُرا، وہ جس کی برائی کی جائے
ہدف	نشانہ، تیر کا نشانہ

آپ کیا سمجھے؟

(۲) دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیے۔

(الف) لوگوں کو عام طور پر کن کن ہنگامی صورتوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے؟

(ب) دہشت گردی کی تعریف کیا ہے؟

(ج) دہشت گرد دہشت پھیلانے کے لیے عام طور پر کیسی جگہوں کا انتخاب کرتے ہیں؟

(د) وہ کون لوگ ہیں جو دہشت گردی پھیلانے کے لیے دہشت گردوں کے ہتّھے چڑھ جاتے ہیں؟

(ہ) کن لوگوں نے آج تک ملک کی سالمیّت پر آنچ نہیں آنے دی؟

(۳) متن کے مطابق درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) ہر شخص کی فطرت میں شامل ہے کہ وہ چاہتا ہے:

(الف) سیر وسیاحت کرنا (ب) خوف سے بچنا (ج) بھاگ دوڑ کرنا (د) محفوظ اور صحت مند ماحول

برائے اساتذہ کرام

سوال نمبر ۱ کے تحت دیے ہوئے الفاظ کا بچّوں کو درست تلفّظ اور مفہوم بتائیں۔ بعد ازاں بچّوں سے ان الفاظ سے جملے بھی بنوائیں تاکہ وہ روز مرّہ زندگی میں ان کا بہتر استعمال کر سکیں۔

Publishers E-Sample

(ii) اس سبق میں قدرے تفصیل سے بیان ہوا ہے:
(الف) سیلاب کی تباہ کاریوں کا (ب) کورونا وائرس کا (ج) دہشت گردی کا (د) آشوبِ چشم کا

(iii) دوسری عالمی جنگ جاری رہی:
(الف) ۱۹۱۴ء تا ۱۹۱۹ء (ب) ۱۹۲۴ء تا ۱۹۲۹ء (ج) ۱۹۳۹ء تا ۱۹۴۵ء (د) ۱۹۶۵ء تا ۱۹۷۱ء

(iv) پاکستان کا اَزلی دشمن ہے:
(الف) ایران (ب) بھارت (ج) نیپال (د) عوامی جمہوریہ چین

(v) آرمی پبلک سکول پشاور کا سانحہ پیش آیا:
(الف) ۱۹۴۷ء میں (ب) ۱۹۶۵ء میں (ج) ۱۹۷۱ء میں (د) ۲۰۱۴ء میں

۴ درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معانی واضح ہو جائیں۔

الفاظ	جملے
ہنگامی	
اُفتاد	
ہدف	
شِدّت پسندی	
مَذمُوم	

سننا سیکھیں

۵ زلزلہ، سیلاب، آندھی، طوفان وغیرہ قدرتی آفات کی اقسام ہیں۔ انٹرنیٹ سے قدرتی آفات کے متعلق خبریں تلاش کریں اور انھیں غور سے سنیں۔

آؤ اُردو بولیں

۶ قدرتی آفات کے اسباب اور اُن سے بچاؤ کی تدابیر سے متعلّق معلومات جمع کریں اور کلاس روم میں گفت گو کرتے ہوئے ساتھی طلبہ کو بھی اِن معلومات سے آگاہ کریں۔

اُردو قواعد

اسمِ عَلَم: عَلَم کا مطلب ہے "عَلامت" یا "نشان"۔ قواعد میں اسمِ عَلَم سے مراد وہ خاص نام ہیں جو مختلف اشخاص کی پہچان کے لیے بولے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر قائدِ اعظمؒ، قائدِ ملّت، حیدرِ کرار، خلیل اللہ، گڈو، پپّو، گُڑیا، ابنِ بطوطہ، الطاف حسین حالیؔ، شمس العلما، اُمِّ کلثوم، بن قاسم وغیرہ۔

اسمِ عَلَم کی اَقسام: • خطاب • لقب • تخلص • عُرف • کُنیت

WZZ Publishers E-Sample

خطاب: وہ اعزازی نام ہے جو کسی شخص کو اُس کی خدمات، بہادُری یا قابلیت کی بنا پر حکومتِ وقت کی طرف سے دیا جاتا ہے،
مثلاً: علّامہ اقبالؒ کو "سر" کا اور ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کو "شمس العُلما" کا خطاب دیا گیا۔
خطاب کی مثالوں میں "سر، شمس العلما، خان بہادُر، نشانِ حیدر اور ہلالِ پاکستان" وغیرہ شامل ہیں۔ آج کل خطاب کو "اِعزاز" کہا جاتا ہے۔

لَقب: وہ خاص نام، جو کسی خاص وَصف یا خوبی کی وجہ سے عوام الناس میں مشہور ہو جائے، لقب کہلاتا ہے۔
مثلاً: کلیم اللہ، خلیل اللہ، صادق، امین، حیدرِ کرار، بابائے اُردو اور گنج بخش وغیرہ۔
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لقب کلیم اللہ ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب خلیل اللہ ہے۔

تخلص: وہ مختصر نام، جسے شُعرا اپنے اصل نام کی جگہ شعروں میں استعمال کرتے ہیں، تخلّص کہلاتا ہے۔ مثلاً: حالیؔ، حسرتؔ، فرازؔ وغیرہ۔ یہ شعر ملاحظہ ہو:

ہیں دنیا میں اور بھی سُخن وَر بہت اچھّے
کہتے ہیں کہ غالبؔ کا ہے اندازِ بیاں اَور

اِس شعر میں اُردُو کے نام ور شاعر مرزا اسداللہ خاں نے اپنا تخلص "غالب" استعمال کیا ہے۔ تخلص کی پہچان کے لیے یہ علامت استعمال کی جاتی ہے (ؔ)۔

عُرف: جب کسی شخص کو پیار، محبت، نفرت یا حقارت کی وجہ سے اس کے حقیقی نام کے علاوہ کسی اور نام سے بلایا جائے تو اسے عُرف کہتے ہیں۔ جیسے: گڈو، پپو، گڑیا، ننّھا، دانی، شیدا وغیرہ۔ ہمیں چاہیے کہ ہم کسی شخص کو بُرے نام سے نہ پکاریں اور نہ ہی کوئی ایسا نام رکھیں۔

کُنیت: وہ نام، جو ماں باپ یا بیٹے بیٹی کی نسبت یا تعلق کو ظاہر کرے، کُنیت کہلاتا ہے۔ مثلاً: اِبن قاسم، اُمِ لیلیٰ وغیرہ۔ یہ شعر دیکھیے:

اِبنِ مریم ہوا کرے کوئی
میرے دُکھ کی دُوا کرے کوئی

اس شعر میں "ابنِ مریم" حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کُنیت ہے۔

آؤ پڑھیں

۷ **اس عبارت میں سے درج بالا تصوّرات کی روشنی میں خطاب، لقب، تخلص، عُرف اور کُنیت کی نشان دہی دائرہ لگا کر کریں۔**

"مادرِ ملّت محترمہ فاطمہؒ جناح کو قائدِ اعظمؒ پیار سے فاطی کہ کر بُلایا کرتے تھے۔ محترمہ فاطمہ جناح نے تحریکِ آزادی میں اپنے بھائی کا ساتھ دیا۔ سر شیخ محمد اقبال نے بھی آزادی کی جدوجہد کو اپنی شاعری کے ذریعے آگے بڑھایا۔ اُن کی خواہش تھی کہ نوجوان کردار و عمل کی راہ میں حضرت خالد بن ولید کے نقشِ قدم پر چل کر بہادری کا عملی نمونہ پیش کریں۔

۸ **درج ذیل الفاظ میں سے خطاب، لقب، تخلص، عُرف اور کُنیت کی نشان دہی کریں۔**

محسنِ پاکستان	ابو عبداللہ	ماجھا	غالب	شمس العلما

آؤ لکھیں

خلاصہ: کسی سبق کے اہم نِکات کو اپنے الفاظ میں بیان کرنا اُس سبق کا "خلاصہ" کہلاتا ہے۔ دھیان رہے کہ خلاصہ اصل تحریر کے ایک تہائی سے زیادہ نہیں ہوتا اور اس میں وہی ترتیب ملحوظ رکھی جاتی ہے جو سبق میں ہوتی ہے اور خلاصے میں غیر ضروری باتوں کا ہرگز ذکر نہیں ہوتا۔

۹ درج بالا وضاحت کی روشنی میں سبق "ہنگامی صورتِ حال اور ہماری ذمہ داریاں" کا خلاصہ تحریر کریں۔

درخواست لکھنا: اپنی خاص ضرورت کے پیشِ نظر یا کسی کام کی اِجازت طلب کرنے کے لیے کسی مجاز افسر کے نام درخواست لکھی جاتی ہے۔ ذیل میں بڑے بھائی کی شادی میں شرکت کے لیے ہیڈ ماسٹر کے نام نمونے کی درخواست دی جاتی ہے:

بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ہائی سکول، لاہور

موضوع: بڑے بھائی کی شادی میں شرکت کی درخواست

جنابِ عالی!

مؤدبانہ گزارش ہے کہ مَیں جماعت ہفتم کا طالب علم ہوں۔ میرے بڑے بھائی کی شادی اگلے ہفتے ہونا طے پائی ہے۔ شادی کی تقریب میں شمولیت اور ضروری انتظامات کے سلسلے میں مجھے چار ایام (۱۸ تا ۲۱/ اگست) کی رخصت درکار ہے۔ براہِ کرم منظور کر کے شکریہ کا موقع دیں۔

العارض

آپ کا تابع فرمان

ا، ب، ج

جماعت ہفتم، سیکشن: اے

۱۶/ اگست ---۲۰ء

۱۰ سکول کے ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس کے نام بیماری کی چھٹی کے لیے درخواست لکھیں۔

سرگرمیاں

- ایک تقریر تیار کریں جس کا عنوان "حُبِ وطن" ہو۔ اس تقریر میں دہشت گردوں کے گھناؤنے عزائم کو ناکام بنانے میں فوج، رینجرز اور پولیس کے جوانوں کی لاجواب خدمات پر روشنی ڈالیں۔
- مولانا جلال الدین رومیؒ یا شیخ سعدیؒ کی کسی حکایت کو غور سے سنیں اور پھر اُس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- سرگرمی (الف) ہنگامی صورتِ حال سے بچاؤ کی تدابیر سے متعلق سوال کروانے سے قبل طلبہ کو ہنگامی صورتِ حال اور اُن سے بچاؤ کے طریقوں کے متعلق تفصیل سے آگاہ کریں۔ بالخصوص اُنھیں دہشت گردی کے اسباب اور اُن سے بچاؤ کے طریقوں کے متعلق بتائیں کیوں کہ پاکستان اور اہلِ پاکستان اس ہنگامی صورتِ حال سے اکثر بُری طرح متاثر ہوتے رہتے ہیں۔ طلبہ کو بتائیں کہ ہم کس طرح اس صورت حال کا زیادہ بہتر مقابلہ کر سکتے ہیں اور ممکنہ نقصانات کو کم سے کم کر سکتے ہیں۔
- سرگرمی (ب) طلبہ کو مولانا روم کی کوئی حکایت پڑھ کر سنائیں۔ پھر اُن سے کہیں کہ وہ اِس حکایت کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کریں۔ خلاصہ بیان کرنے کے دوران میں ان کے تلفُّظ، الفاظ کے چناؤ، لب و لہجے، رَوانی اور قواعد کے درست استعمال کی بنیاد پر بول سکنے کی صلاحیت جانچنے کی کوشش کریں۔ خامیوں کی صورت میں اُن کی اصلاح کریں۔

Publishers E-Sample

جائزہ ۲:

سننا/بولنا

۱ دی گئی عبارت کو غور سے سنیں اور بتائیں کہ اس عبارت میں دی گئی معلومات آپ کو کیسی لگیں؟

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ زمین پر گھومو پھرو۔ زمین پر گھومنے پھرنے کا دوسرا نام سیر و سیاحت ہے اور سیر و سیاحت بلاشبہ تفریح بھی ہے اور عمدہ تعلیم کا ذریعہ بھی۔ آدمی گھر سے نکلتا ہے تو اس کے علم میں طرح طرح سے اِضافہ ہوتا ہے۔ وہ قسم قِسم کے لوگوں سے ملتا ہے۔ اسے اشیا اور جگہوں کی قدر و قیمت کا اندازہ ہوتا ہے اور اس کی نظروں میں وسعت پیدا ہوتی ہے۔ عربی کی ایک پرانی کہاوت ہے: "علم حاصل کرو، خواہ تمھیں چین جانا پڑے۔" اس کہاوت کا مفہوم یہ نہیں کہ پرانے زمانے میں چین میں علم و حکمت کے دریا بہتے تھے اور لوگ دُور دراز سے وہاں آکر علم کی پیاس بجھاتے تھے، بلکہ اس کہاوت کا مفہوم یہ ہے کہ چین عرب سے ہزاروں میل دُور تھا اور چین تک سفر کی تاب لانا بڑا محال تھا۔ اس سفر میں وسیع سمندری فاصلے طے کرنے کے بعد دشوار گزار پہاڑ بھی آتے تھے، جنگل ویرانے بھی، لق و دق صحرا بھی، دریا بھی اور ندی نالے بھی، پھر تیز و تند موسم کی سختیاں برداشت کرنا اس کے علاوہ تھا اور سیکڑوں سال پرانے زمانے میں تو اکیلے دوکیلے شخص کا عازمِ سفر ہونا بھی بعید از قیاس تھا بلکہ لوگ کارواں در کارواں ایک ملک سے دوسرے ملک جاتے تھے اور اثنائے سفر میں مشکلوں کا پیش آنا لازمی امر تھا، جس کی تاب لانا جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔ چناں چہ عرب کی اس کہاوت کے پس منظر میں یہ ہے کہ راستے کی تمام تر مشکلات کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے سیر و سیاحت اور علم و فن کے حصول کی افادیت عربوں کے ذہن نشین کرنا تھا۔

۲ "علم کے فائدے" کے موضوع پر سات جملے کہیں۔

پڑھنا

۳ سبق نمبر ۱۱: "محسنِ پاکستان: ڈاکٹر عبدالقدیر خان" کا آخری پیراگراف رَوانی سے پڑھیں۔

۴ سبق نمبر ۱۳: "سکواڈرن لیڈر سرفراز رفیقی شہید" کا آخری پیراگراف پڑھ کر سنائیں۔

زبان شناسی

۵ سبق: "رسولِ اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اخلاق" میں جہاں جہاں سکتہ، واوین اور ختمہ کی علامت استعمال ہوتی ہے، ان کی نشان دہی کریں۔

۶ دیے ہوئے جملوں میں سکتہ، رابطہ، واوین، ندائیہ، قوسین اور ختمہ کی علامتیں لگائیں۔

(الف) انور صاحب جو تمھیں بھی پڑھایا کرتے تھے کل مجھے بازار میں ملے تھے

(ب) کراچی حیدر آباد ملتان لاہور اسلام آباد اور پشاور پاکستان کے بڑے بڑے شہر ہیں

(ج) ماں نے بیٹے سے کہا بیٹا دھوپ میں نہ چلو ایسا نہ ہو لُو لگ جائے

(د) قائدِ اعظمؒ کا فرمان اتحاد تنظیم اور یقین محکم ہمارے لیے آج بھی مشعلِ راہ ہے

Publishers E-Sample

(ہ) علّامہ اقبالؒ جو مصوّرِ پاکستان کہلاتے ہیں پاکستان کے قومی شاعر ہیں

(و) لومڑی نے کہا انگور کھٹے ہیں

۷ درج ذیل الفاظ پر اِعراب لگائیں تاکہ ان کا تلفّظ واضح ہو جائے۔

حجم	فقدان	تصادم	تفاخر	تخلیق	افتاد	یقین	زعم

۸ درج ذیل الفاظ کے مترادف لکھیے اور مترادفات کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

ضیافت	جرأت	شُجاع	شجر	دُشوار	مُحتاج

۹ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے:

آیندہ	خبر	امن	آغاز	تعمیر	شمال

۱۰ سوال نمبر: ا کے پیراگراف میں درج ذیل الفاظ و محاورات استعمال ہوئے ہیں، انھیں اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کیجیے کہ اُن کا مفہوم واضح ہو جائے:

دریا بہنا	پیاس بجھانا	تاب لانا	جوئے شِیر لانا	خاطر میں لانا
ذہن نشین کرنا	سیر و سیاحت	عازمِ سفر ہونا	عِلم و حکمت	قدر و قیمت

لکھنا

۱۱ "اتفاق میں برکت ہے" کے عنوان سے ایک کہانی لکھیں۔

۱۲ دوست کے نام خط لکھیں جس میں انھیں چند اچھی اچھی باتیں لکھ کر بھیجنے کی تلقین کریں۔

۱۳ سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب / ہیڈ مسٹریس صاحبہ کے نام درخواست لکھیں اور اُن سے اپنے ماموں کی شادی میں شرکت کے لیے دو دن کی رخصت طلب کریں۔

۱۴ "مذہب نہیں سکھاتا، آپس میں بیر رکھنا" کے موضوع پر سات جملے اپنی کاپی میں لکھیں۔

۱۵ سابقہ کسے کہتے ہیں؟ درج ذیل سابقوں سے تین تین الفاظ بنائیں اور انھیں اپنی کاپی میں لکھیں۔

اَن	خوش	غیر	کم	ہم

۱۶ لاحقہ کسے کہتے ہیں؟ درج ذیل لاحقوں سے تین تین الفاظ بنائیں اور انھیں اپنی کاپی میں لکھیں۔

بان	دان	ستان	طلب	ناک

Publishers E-Sample

سبق ۱۵

کرپشن کا اَندھیر

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- مختلف سمعی ذرائع (کہانی اور ہدایات) کی نشان دہی کر سکیں۔
- کسی نثر پارے کو درست تلفّظ، حرکات و سکنات کے ساتھ بیان کر سکیں۔
- دورانِ گُفت گُو میں معلومات کا تبادلہ کرتے ہوئے اپنی رائے کو بھی شامل کر سکیں۔
- اپنے خیالات، احساسات اور معلومات کو پُر اعتماد انداز میں بیان کر سکیں۔
- ذرائع ابلاغ میں پیش کیے جانے والے اَخلاقی، معاشی و معاشرتی حوالے سے خبروں اور دستاویزی فلموں سے متعلق گُفت گُو کر سکیں۔
- نثر کو منشا اور مقصد کے حوالے سے سمجھ کر دُرست اُتار چڑھاؤ اور روانی سے پڑھ سکیں۔
- عِبارت (نثر) پڑھ کر اس میں موجود معلومات اور تَصوّرات کو اخذ کر سکیں۔
- الفاظ اور تراکیب کو جملوں میں استعمال کر سکیں۔
- متضاد الفاظ کو جملوں / عبارت میں استعمال کر سکیں۔
- رپورٹ نویسی کر سکیں۔ • مکالمہ نویسی کر سکیں۔
- عبارت میں اسما اور ضمائر کی تذکیر و تانیث کی نشان دہی کر کے استعمال کر سکیں۔

سوچ کر بتائیے:

- اعلانِ نبوّت سے قبل رسولِ کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا پیشہ کیا تھا؟
- کرپشن کے خاتمے کے لیے طلبہ پر کیا لازم آتا ہے؟

مزید جانیے:

- اسلام میں ایمان داری سے کاروبار کرنے والوں کی بڑی فضیلت بیان ہوئی ہے۔
- اگر ہر شخص اپنا کام ایمان داری سے انجام دے تو معاشرے سے کرپشن کا خاتمہ ممکن ہے۔

برائے اساتذہ کرام

تدریسی عمل کو مؤثر بنانے کے لیے سبق کے "حاصلاتِ تعلُّم" دیے جا رہے ہیں، جو اساتذہ کرام کے لیے معاون ثابت ہوں گے۔ سبق کا متن پڑھانے سے قبل "سوچ کر بتائیے" کے سوالات بچّوں سے پوچھیں تاکہ وہ پڑھنے کے لیے ذہنی طور پر تیّار ہو سکیں۔ "ٹھہریے اور بتائیے" کے سوالات متن پڑھانے کے دوران میں بچّوں سے پوچھیں۔ "مزید جانیے" میں دی ہوئی معلومات بھی بچّوں کو موقع محل کے مطابق دی جائیں۔

کرپشن کا اندھیر

الفاظ	تناظر	فضیلت	مذمّت	مفادات	منتظم	نمایندہ	وحشت
تَلَفُّظ	تَنا ظُر	فَضیِ لَت	مَذَم مَت	مَفَادَات	مُن تَظِم	نُما یَن دَہ	وَح شَت

دانیال کو سکول سے چھٹی تھی۔ آج صُبح وہ ناشتے کی میز پر آیا تو تھوڑی ہی دیر کے بعد اس کے ابّا جان بھی، جو مقامی کالج میں اُردو کے پروفیسر ہیں، آ گئے۔ سب گھر والوں نے مل کر خوشی خوشی ناشتا کیا۔ ناشتے کے بعد جب ابّا جان اپنے مطالعے کے کمرے میں جانے لگے تو دانیال بھی ساتھ ساتھ ہو لیا۔

ابّا جان نے دانیال سے پوچھا: ''لگتا ہے آپ مجھ سے کوئی بات کرنا چاہتے ہیں؟''

دانیال: ''جی ابّا جان! بات دراصل یہ ہے کہ ہمارے سکول میں روزانہ بڑے اہتمام سے مارننگ اسمبلی ہوتی ہے، جس میں سکول کے تمام طلبہ اور اساتذہ شرکت کرتے ہیں اور ہر روز کسی جماعت کا کوئی نمایندہ طالبِ علم یا کوئی استاد کسی نہ کسی حسبِ حال موضوع پر اظہارِ خیال کرتا ہے۔ بہت کم ایسا اتّفاق ہوا ہے کہ اس موقع پر پرنسپل صاحب خطاب کریں۔ آج وہ تشریف لائے اور انھوں نے کرپشن کے موضوع پر بہت اچھی تقریر کی۔ اُن کی کچھ باتیں تو میری سمجھ میں آ گئیں مگر کچھ باتیں سر کے اوپر سے گزر گئیں۔ آپ اس موضوع پر میری معلومات میں کچھ اضافہ کریں۔''

ابّا جان: ''بیٹے جی! میں آپ کے پرنسپل کو ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ وہ نہ صرف ایک اعلیٰ منتظم ہیں بلکہ اپنے بچّوں میں اعلیٰ رویّے پیدا کرنے کے لیے کچھ نہ کچھ سوچتے رہتے ہیں اور محبِّ وطن ہیں۔ مجھے یہ سن کر بہت اچھّا لگا کہ آج انھوں نے کرپشن کے موضوع پر تقریر کی تھی۔ مجھے بھی کرپشن کا لفظ سنتے ہی بڑی وحشت ہوتی ہے اور جب میں اپنے گردو پیش میں کرپشن ہوتے ہوئے دیکھتا یا اس کے بارے میں سنتا ہوں تو بڑا دکھ ہوتا ہے۔''

دانیال: ''ابّا جان! کرپشن کیا ہے؟ یہ کیوں ہوتی ہے اور کیا اسے ختم نہیں کیا جا سکتا؟''

ابّا جان: ''بیٹے جی! کرپشن، جسے اُردو میں ''بدعنوانی'' کہتے ہیں، دراصل اختیارات کا وہ ناجائز استعمال ہے جس کے ذریعے مفادات، روپے پیسے یا مال و دولت کا حصول ہو، بلکہ اگر ہم وسیع تر تناظر میں دیکھیں تو ناپ تول میں کمی، دھوکا دہی، جھوٹ بول کر یا جھوٹی قسم اُٹھا کر مال بیچنا یا لین دین میں اخلاقی و قانونی اصولوں کو نظر انداز کرتے ہوئے بے ایمانی اور ناجائز ذرائع سے دولت کمانا بھی کرپشن ہے۔ اگرچہ ہمارے ملک میں کچھ سرکاری افسر اور سیاسی نمایندے کرپشن کے لیے بدنام ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ کرپشن کے اثرات سے کوئی بھی شعبہ مکمل طور پر پاک نہیں۔ تمام مہذب معاشروں میں اسے ایک مجرمانہ فعل تصوّر کیا جاتا ہے جب کہ اسلام نے اس کی سب سے زیادہ مذمّت کی ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ''ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔ جب وہ لوگوں سے (خود) ناپ کر لیتے ہیں (تو) پورا لیتے ہیں
اور جب انھیں ناپ یا تول کر دیتے ہیں (تو) کم کر دیتے ہیں۔ کیا یہ لوگ یقین نہیں رکھتے؟ بے شک وہ (مرنے کے بعد)
اُٹھائیں جائیں گے، اس بڑے دن کے لیے جس دن سب لوگ تمام جہانوں کے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے۔''
(سورۃ المطففین، آیت نمبر ۱ تا ۶)

تجارت کرنا، جیسا کہ اعلانِ نبوّت سے پہلے رسولِ کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بھی تجارت کیا کرتے تھے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور

کچھ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا پیشہ بھی تجارت تھا، روزی کمانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ لین دین میں ہر قدم اخلاقی اصولوں اور ملکی قوانین کے تحت اُٹھایا جائے۔ اسلام میں ایمان داری سے کاروبار کرنے والوں کی بڑی فضیلت بیان ہوئی ہے، جیسا کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

"سچا اور امانت دار تاجر (قیامت کے دن) انبیا، صدیقین اور شہدا کے ساتھ ہو گا۔" (جامع ترمذی، حدیث نمبر: ۱۲۰۹)

اسی طرح ایک اور مقام پر رسولِ کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

"پس اگر دونوں نے سچائی سے کام لیا اور ہر بات صاف کھول کھول کر بیان کی تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ہوتی ہے اور اگر کوئی بات چھپا کر رکھی یا جھوٹ کہی تو ان کی برکت ختم کر دی جاتی ہے۔" (صحیح بخاری، حدیث نمبر: ۲۰۷۹)

اِن آیات واحادیث کی روشنی میں یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ اسلام دینِ فطرت ہونے کی بنا پر عبادات وعقائد کے ساتھ ساتھ لین دین کے معاملات کو بھی بڑی اہمیّت دیتا ہے۔ مگر یہ ہماری بد قسمتی ہے کہ ہمارے معاشرے کی صورت اِس کے برعکس دکھائی دیتی ہے اور بد دیانتی، بدنیتی اور معمولی نفع کمانے کی غرض سے جھوٹ کا سہارا لینا معمول کی بات خیال کی جاتی ہے اور سچّائی اور امانت داری کے اصولوں پر تجارت اور لین دین کرنے والوں کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ وعدوں کی پاس داری نہیں کی جاتی۔ اشیائے خورونوش اور خور و پوش تو ایک طرف، ادویات تک میں ملاوٹ کی جاتی ہے۔ ایسے حالات میں طلبہ، اساتذہ کرام، والدین، ہمارے علمائے کرام پر لازم آتا ہے کہ وہ اُن تمام سماجی رویّوں اور رجحانات کی مذمّت کریں جن کی وجہ سے لین دین کرنے والے ناجائز منافع کما رہے ہیں اور بَرمَلا اعلان کریں کہ سچ اور امانت داری سے لین دین نہ کرنے والا ظالم ہے اور ظالم کو ظالم نہ کہنا بھی ظالم کی مدد کے زُمرے میں آتا ہے۔

آج سے پون صدی پہلے ایک دیانت دار اور اعلیٰ اخلاقی اصولوں کے علم بردار قائدِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی قیادت میں ہماری قوم نے اَن گنت قربانیوں کے بعد وطنِ عزیز پاکستان حاصل کیا مگر اس قوم کے ہر فرد کو اپنے دیانت دار اور ایمان دار قائد کی شخصی خوبیوں کا عکاس اور ہماری قوم کو اپنے بااصول قائد کے ارشادات کی عملی تفسیر ہونا چاہیے تھا مگر افسوس ویسا نہ ہو سکا۔ بلکہ اس کے برعکس دنیا بھر میں پاکستانی قوم کی پہچان اس کی بد دیانتی اور دھوکا دہی بن چکی ہے۔ ہمارے کوچہ وبازار سے لے کر سرکاری دربار تک ہر طرف کرپشن (بدعنوانی) نے اپنے پنجے مضبوطی سے گاڑ لیے ہیں۔ ہم بد دیانتی کے مختلف مظاہر زندگی کے ہر شعبے میں واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں۔ نہ تو ہمارا ڈاکٹر دیانت دار ہے اور نہ ہی انجینئر، نہ ہمارا آجر دیانت دار ہے اور نہ ہی تاجر، نہ ہمارا معلّم دیانت دار ہے اور نہ ہی متعلّم۔ دکان دار اشیائے ضرورت میں ملاوٹ کو نہ تو جرم سمجھتا ہے اور نہ ہی گناہ۔ اکیڈمیوں میں تعلیم بِک رہی ہے اور عدالتوں میں انصاف۔ مسجدوں میں دین کی تجارت ہو رہی ہے تو مدرسوں میں تعلیم کو جنسِ تجارت بنا دیا گیا ہے۔

بقولِ ہر دِل عزیز شاعر انور مسعود:

یہی اندازِ دیانت ہے تو کل کا تاجر
برف کے باٹ لیے دھوپ میں بیٹھا ہو گا

ہم کرپشن کے خاتمے کا آغاز اپنے گھر سے کر سکتے ہیں۔ اس ضمن میں صرف اس بات کا شعور حاصل کرنے اور باخبر رہنے کی ضرورت ہے کہ جو آمدنی ہمارے گھر میں آ رہی ہے اس کے ذرائع کیا ہیں؟ کہیں اس کا تعلق کسی ایسے کام یا کاروبار سے تو نہیں جس کو اسلام نے حرام قرار دیا ہے اور

وہ قانونی اعتبار سے نا دُرست ہے؟ اولاد اپنے والدین سے، بیوی اپنے شوہر سے اور شوہر اپنی بیوی سے رزقِ حلال پر اصرار کرے اور کاروبارِ زندگی میں سچّائی کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دے۔ مزید برآں اس سلسلے میں ضروری ہے کہ حکومتی سطح پر سخت قوانین بنائے جائیں جن پر مکمل اور بلا تفریق عمل درآمد ہو۔ کیوں کہ اخلاقی اصولوں اور سخت ملکی قوانین پر مکمل عمل درآمد ہی سے ہم کرپشن کے اندھیر کو روشنی میں تبدیل کر سکتے ہیں۔

• • •

مشق

معانی لفظوں کے

ا دیے ہوئے الفاظ کے معانی جانیں۔ (زبانی)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بدعنوانی	بدچلنی، ہیرا پھیری	زُمرے میں آنا	شامل ہونا
پنجے گاڑنا	کسی جگہ پر قبضہ کرنا	صدیقین	بے حد سچّے لوگ، صِدیق کی جمع
خُوروپوش	کھانا اور پہننا	کرپشن	برائی، خرابی، بگاڑ
خُورونوش	کھانا اور پینا	مفادات	فائدے، مفاد کی جمع

برائے اساتذہ کرام

سوال نمبر ا کے تحت دیے ہوئے الفاظ کا بچّوں کو درست تلفّظ اور مفہوم بتائیں۔ بعد ازاں بچّوں سے ان الفاظ سے جملے بھی بنوائیں تاکہ وہ روز مرّہ زندگی میں ان کا بہتر استعمال کر سکیں۔

Wizz Publishers E-Sample

۲ دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیے۔

(الف) متذکرہ سکول کی مارننگ اسمبلی کا معمول کیا ہے؟

(ب) ابّا جان نے پرنسپل کے بارے میں کن خیالات کا اظہار کیا؟

(ج) ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کیا ارشاد ہے؟

(د) ایک حدیث کے مطابق سچّے اور ایمان دار تاجر کا رُتبہ کس کے برابر ہو گا؟

(ہ) ہمارے معاشرے میں کرپشن نے کہاں کہاں اپنے پنجے گاڑ رکھے ہیں؟

۳ متن کے مطابق درست جواب پر "✓" کا نشان لگائیں۔

(i) پرنسپل کی تقریر کا موضوع تھا:

(الف) دھوکا دہی (ب) بددیانتی (ج) لڑائی بھڑائی (د) کرپشن

(ii) ہمارے یہاں کچھ سرکاری افسر اور سیاسی نمایندے بدنام ہیں:

(الف) بدانتظامی کے لیے (ب) کرپشن کے لیے (ج) خوامخواہ (د) ناپ تول میں کمی کے لیے

(iii) ارشادِ باری تعالیٰ کے مطابق ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے ہے:

(الف) ہلاکت (ب) دولت (ج) عداوت (د) ندامت

(iv) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا پیشہ تھا:

(الف) صنعت (ب) تجارت (ج) زراعت (د) سیاحت

(v) دنیا بھر میں پاکستانی قوم کی پہچان بن چکی ہے:

(الف) کرپشن (ب) ملاوٹ (ج) زراعت (د) عدالت

۴ سبق کے متن کے مطابق خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) دانیال کے ابّا جان ____________ کالج میں اُردو کے پروفیسر ہیں۔

(ب) تمام مہذّب معاشروں میں اِسے ایک ____________ فعل تصوّر کیا جاتا ہے۔

(ج) ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے ____________ ہے۔

(د) اسلام میں ایمان داری سے ____________ کرنے والوں کی بڑی فضیلت بیان ہوئی ہے۔

(ہ) ظالم کو ظالم نہ کہنا بھی ____________ کے زُمرے میں آتا ہے۔

WZ Publishers E-Sample

۵ درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ اُن کے معانی واضح ہو جائیں۔

الفاظ	جملے
فروخت	
تناظر	
کرپشن	
لین دین	
قوانین	

سننا سیکھیں

٦ آپ کے خیال میں کرپشن میں کمی کس طرح لائی جاسکتی ہے؟ گروپ کی شکل میں مختلف ذرائع (رسائل وجرائد، ٹیلی وِژن، انٹرنیٹ وغیرہ) سے معلومات جمع کریں اور گروپ کا کوئی ایک نمائندہ طالب علم یہ معلومات پیش کرے، باقی ساتھی غور سے سنیں۔

آؤ اُردو بولیں

٧ انٹرنیٹ کی مدد سے اسلام کے بنیادی تجارتی اصولوں پر معلومات جمع کر کے اُنھیں ایک چارٹ پر لکھیں اور ساتھیوں کے سامنے پیش کریں بعد ازاں چارٹ کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔

اُردو قواعد

الف بائی ترتیب: اگر الفاظ کو اس ترتیب سے لکھا جائے کہ حروفِ تہجّی کی ترتیب میں پہلے آنے والے حروف سے شروع ہونے والے الفاظ پہلے اور بعد میں آنے والے حروف سے شروع ہونے والے الفاظ بعد میں لکھے جائیں تو الفاظ کی ایسی ترتیب کو ''حروفِ تہجی'' یا ''الف بائی'' ترتیب کہتے ہیں۔ اُردو، انگریزی اور دیگر تمام زبانوں کی لغات میں الفاظ کو اِسی ترتیب سے لکھا جاتا ہے۔ اس طرح لفظوں کی تلاش اور انھیں مرتّب کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

٨ اب آپ بھی اس تصوّر کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل الفاظ کو الف بائی ترتیب سے لکھیں۔

ناشتا	مطالعہ	نونہال	اخلاق	بددیانت	دُھوپ	عدالت	پاکستان

٩ اُردو میں استعمال ہونے والے بیس الفاظ لکھیں جو درحقیقت انگریزی زبان کے ہیں، جیسے: کرپشن، سکول اور ٹیلی فون وغیرہ۔

مندرجہ ذیل عبارت کو غور سے پڑھیں:

علم اور جہالت کبھی برابر نہیں ہوسکتے۔ ایک عالم اور جاہل کے درجے میں بہت بڑا فرق ہے۔ اس لیے اسلام میں علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض کیا گیا ہے۔ آج وہی قومیں ترقّی میں بہت آگے ہیں جو علم کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا کے رکھے ہوئی ہیں۔ مگر جن قوموں نے حصولِ علم سے دُوری

اختیار کیے رکھی، وہ تنزّل کا شکار ہو گئیں۔ ہمارا معاشرہ علم والے کو عزّت اور جاہل کو ذلّت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ پس ہمیں دن رات علم حاصل کرنے میں مگن رہنا ہو گا تاکہ ہمارا ملک ترقّی حاصل کرے۔

۱۰ مندرجہ بالا عبارت میں سرخ روشنائی سے لکھے گئے الفاظ کو الف بائی ترتیب سے لکھیں اور پھر اِن کے معانی کسی مستند لغت سے تلاش کریں۔

متضاد الفاظ:

آپ کو معلوم ہو گا کہ کچھ الفاظ ایک دوسرے کے اُلٹ یا متضاد معانی رکھتے ہیں۔ قواعد کی رو سے ایسے الفاظ "متضاد الفاظ" کہلاتے ہیں۔

۱۱ درج بالا تصوّر کو ذہن میں رکھتے ہوئے آپ بھی مندرجہ ذیل عبارت میں متضاد الفاظ تلاش کریں۔

زندگی کو امید اور خوشی کے ساتھ جب کہ موت کو نااُمیدی اور غم سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ انسان دنیا میں بہت سے احساسات سے گزرتا ہے۔ وہ راحت اور درد، اطمینان اور پریشانی کو محسوس کرتا ہے اور اسی طرح آگے بڑھتا چلا جاتا ہے اور جب پیچھے مُڑ کر دیکھتا ہے تو احتساب کرتا ہے کہ اُس نے کیا کھویا اور کیا پایا۔

رپورٹ: منظّم انداز میں خاص حقائق اور اعداد و شمار پر مشتمل رسمی تحریر "رپورٹ" کہلاتی ہے۔ رپورٹنگ باقاعدہ ایک فن ہے اور ایک لائق رپورٹر مختلف تقاریب یا واقعات کو جزئیات اور وضاحت کے ساتھ پیش کرنے کا ہنر جانتا ہے۔

رپورٹ نویسی کے اصول:

- حقائق بیان کرنا
- اعداد و شمار سے مدد لینا
- حقائق یا ثبوتوں کے واضح حوالے دینا
- ذاتی رائے، خیالات یا فرضی باتیں لکھنے سے گریز کرنا
- کسی واقعہ کو شروع سے آخر تک منطقی ترتیب سے بیان کرنا

رپورٹ نویسی کے اجزا:

- تعارف
- پسِ منظر
- نفسِ مضمون
- نتیجہ

۱۲ مندرجہ بالا نِکات کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے اپنے سکول میں منعقد ہونے والے فٹ بال یا کرکٹ ٹورنامنٹ کے فائنل میچ کی رپورٹ تحریر کریں۔

سرگرمیاں

- دو دوستوں کے مابین "کرپشن اور اُس کا سدِّباب" کے موضوع پر ایک مکالمہ تحریر کریں۔
- خرید و فروخت میں کرپشن کی مختلف صورتوں پر ایک پیراگراف تحریر کریں۔
- تختۂ تحریر پر لکھے ہوئے جملوں میں اسما اور ضمائر کی تذکیر و تانیث سے متعلق غلطیوں کی نشان دہی کر کے انھیں دُرست کریں۔

برائے اساتذہ کرام

سرگرمی نمبر ۱۵ مکمل کروانے سے قبل تختۂ تحریر پر چند جملے لکھیں جن میں اسما اور ضمائر کی اغلاط موجود ہوں۔ پھر جماعت میں موجود طلبہ کو ایک ایک کر کے بلائیں اور ان سے کہیں کہ وہ ان جملوں میں موجود اغلاط کی نشان دہی کریں اور پھر انھیں درست کریں۔

سرگرمی نمبر ۹، طلبہ سے ایسے الفاظ کی فہرست بنوائی جائے جو دراصل انگریزی الفاظ ہیں لیکن اب اُردو زبان میں بھی بے جھجک استعمال ہوتے ہیں۔

Publishers E-Sample

بارش کا پہلا قطرہ

حاصلاتِ تعلُّم:

اس نظم کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- نظم سُن کر اہم نِکات اور اجزا سے متعلق معلومات، مشاہدات اور خیالات بیان کر سکیں۔
- کسی بھی موضوع پر پُر اعتماد انداز میں تقریر کر سکیں۔
- مخصوص لَب و لہجے میں نظم خوانی کر سکیں۔
- دورانِ گُفت گُو میں معلومات کا تبادلہ کرتے ہوئے اپنی رائے کو بھی شامل کر سکیں۔
- کسی منظوم کلام پر اپنے جذبات و احساسات کا مربوط زبانی اظہار کر سکیں۔
- نظم کو منشا اور مقصد کے حوالے سے سمجھ کر دُرست اُتار چڑھاؤ اور رَوانی سے پڑھ سکیں۔
- عِبارت (نظم) پڑھ کر اس میں موجود معلومات اور تصوُّرات کو اَخذ کر سکیں۔
- جملے (سادہ) بنا سکیں۔
- نظم کے اشعار کی حوالوں کے ساتھ تشریح کر سکیں۔
- مُتشابِہ الفاظ سُن کر اُن کا فرق بتا سکیں۔
- الفاظ کا تلفّظ سمجھتے ہوئے درست اِعراب لگا سکیں۔
- تبصرہ نویسی کر سکیں۔

سوچ کر بتائیے:

- اتحاد کا کوئی ایک فائدہ بتائیں۔
- جب تمام قطرے باہم مِل جاتے ہیں تو کیا ہوتا ہے؟

مزید جانیے:

- اسماعیل میرٹھی نے بچّوں کے لیے بہت سی نصیحت آموز نظمیں لکھی ہیں۔
- ”بارش کا پہلا قطرہ“ بھی آپ کی تخلیق کردہ ہے۔

برائے اساتذہ کرام

تدریسی عمل کو مؤثر بنانے کے لیے سبق کے ”حاصلاتِ تعلُّم“ دیے جا رہے ہیں، جو اساتذہ کرام کے لیے معاون ثابت ہوں گے۔ سبق کا متن پڑھانے سے قبل ”سوچ کر بتائیے“ کے سوالات بچّوں سے پوچھیں تاکہ وہ پڑھنے کے لیے ذہنی طور پر تیّار ہو سکیں۔ ”ٹھہریے اور بتائیے“ کے سوالات متن پڑھانے کے دوران میں بچّوں سے پوچھیں۔ ”مزید جانیے“ میں دی ہوئی معلومات بھی بچّوں کو موقع محل کے مطابق دی جائیں۔

Publishers E-Sample ®

بارش کا پہلا قطرہ

الفاظ	بر ملا	پیروی	خیاباں	دلاور	ستیاناس	شناور	گھٹا
تَلَفُّظ	بَرْ مَلَا	پَیْرْ وِی	خَیَا بَاں	دِلْ آوَر	سَتْ تِیَا نَا س	شَنَا وَر	گھَ ٹَا

گھنگھور گھٹا تُلی کھڑی تھی
پر بوند ابھی نہیں پڑی تھی

ہر قطرے کے دل میں تھا یہ خطرہ
ناچیز ہوں مَیں غریب قطرہ

کیا کھیت کی مَیں بجھاؤں گا پیاس
اپنا ہی کروں گا ستّیاناس

ہر قطرے کے دل میں تھا یہی غم
سرگوشیاں ہو رہی تھیں باہم

اِک قطرہ کہ تھا بڑا دِلاور
ہمّت کے محیط کا شناور

بولا للکار کر کہ آؤ!
میرے پیچھے قدم بڑھاؤ!

کر گزرو جو ہو سکے کچھ احسان
ڈالو مردہ زمین میں جان

کہتا ہوں یہ سب سے بَرملا مَیں
آتے ہو تو آؤ لو چلا مَیں

یہ کَہ کے وہ ہو گیا روانہ
دشوار ہے جی پہ کھیل جانا

دیکھی جرأت جو اُس سخی کی
دو چار نے اور پیروی کی

پھر ایک کے بعد ایک لپکا
قطرہ قطرہ زمیں پہ ٹپکا

آخر قطروں کا بندھ گیا تار
بارش لگی ہونے مُوسلا دھار

پانی پانی ہوا بیاباں
سیراب ہوئے چمن خیاباں

جرأت قطرے کی کر گئی کام
باقی ہے جہاں میں آج تک نام

اے صاحبو! قوم کی خبر لو
قطروں کا سا اتّفاق کر لو

قطروں ہی سے ہوگی نہر جاری
چل نکلیں گی کشتیاں تمھاری

(مولانا اسماعیل میرٹھی)

ٹھہریے اور بتایئے

- ہر قطرے کے دل میں کیا خطرہ تھا؟
- جب قطروں کا تار بندھ جاتا ہے تو وہ کیا شکل اختیار کر لیتا ہے؟

نظم سے سیکھا

- قطرے مل کر موسلا دھار بارش کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔
- قوم وہی ترقی کرتی ہے جس میں بارش کے قطروں کا سا اتّفاق و اتّحاد ہو۔

WZ Publishers E-Sample

مشق

معانی لفظوں کے

۱ دیے ہوئے الفاظ کے معانی جانیں۔(زبانی)

الفاظ	معانی
برملا	سب کے سامنے، کھُلم کھلا
خیاباں	راستہ، روش، سڑک
دلاور	بہادر، باہمّت
شناور	تیراک

الفاظ	معانی
قدم بڑھاؤ	آگے چلو
گھٹا	گہرا بادل
گھنگھور	کالا اور گہرا بادل
محیط	چھایا ہوا، احاطہ کیے ہوئے

آپ کیا سمجھے؟

۲ دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیے۔

(الف) ہر قطرے نے اپنے آپ کو ناچیز اور غریب کیوں کہا ہے؟

(ب) دلاور قطرے نے کیا کہا؟

(ج) سخی قطرے کی جرأت دیکھ کر دوسرے قطروں نے کیا کِیا؟

(د) ”آخر قطروں کا بندھ گیا تار“ سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

(ہ) شاعر اس نظم میں کیا پیغام دینا چاہتا ہے؟

۳ نظم کے مطابق درست الفاظ لگا کر مصرعے مکمل کریں۔

(الف) ہر قطرے کے دل میں تھا یہ ________

(ب) سرگوشیاں ہو رہی تھی ________

(ج) کہتا ہوں یہ سب سے ________ میں

برائے اساتذہ کرام

سوال نمبر ۱ کے تحت دیے ہوئے الفاظ کا بچّوں کو درست تلفّظ اور مفہوم بتائیں۔ بعد ازاں بچّوں سے ان الفاظ سے جملے بھی بنوائیں تاکہ وہ روز مرّہ زندگی میں ان کا بہتر استعمال کر سکیں۔

Publishers E-Sample

(د) دو چار نے اور __________ کی

(ہ) جرأت __________ کی کر گئی کام

سنناسیکھیں

۴ نظم "بارش کا پہلا قطرہ" غور سے سنیں اور اِس نظم کا مرکزی خیال ساتھیوں کو بتائیں۔

آؤ اُردو بولیں

۵ اتحاد و یگانگت کے فوائد کے بارے میں آپس میں بات چیت کریں۔

اُردو قواعد

۶ دیے گئے مُتشابہ الفاظ کے معانی لکھیں۔

الفاظ	فعل	چارا	آر	سیاہ	تابع

مُتشابہ الفاظ	فیل	چارہ	عار	سیاح	طابع

۷ لغت کی مدد سے دیے گئے الفاظ پر اِعراب لگائیں۔

برملا	خطرہ	دلاور	ستیاناس	شناور

تبصرہ نویسی: کسی کتاب یا رسالے وغیرہ کو پڑھ کر اس کی خوبیاں اور خامیاں بیان کرنا "تبصرہ" کہلاتا ہے۔

تبصرہ نویسی کے اصول: تبصرہ نویسی کے اہم اصول درج ذیل ہیں:

- مکمل تحریر غور و فکر سے بہ غور پڑھنا۔
- تحریر کا تعارف اور اس کی اہمیّت بیان کرنا۔
- تحریر کی خوبیاں اور خامیاں الگ الگ بیان کرنا۔
- تمام جملوں میں ایک منطقی ربط کا ہونا۔

۸ مندرجہ بالا اُصولوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے اپنی کتاب میں سے سبق نمبر ۵ (قانون کا احترام) پر تبصرہ کریں۔

Publishers E-Sample

آؤ پڑھیں

٩ نظم "بارش کا پہلا قطرہ" کو دُرست تلفّظ، لَے، آہنگ اور رَوانی سے پڑھیں۔

آؤ لکھیں

١٠ نظم "بارش کا پہلا قطرہ" کا مرکزی خیال لکھیں۔

١١ دیے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معانی واضح ہو جائیں۔

گھٹا	دِلاور	احسان	سخی	اتّفاق

کسی شعر میں کہی گئی بات کو وضاحت سے بیان کرنا "تشریح" کہلاتا ہے۔ مثلاً درج ذیل شعر کی تشریح دیکھیے:

دیکھی جرأت جو اُس سخی کی
دو چار نے اور پیروی کی

شاعر کا نام : مولانا اسماعیل میرٹھی

نظم کا عنوان : بارش کا پہلا قطرہ

تشریح: زیرِ تشریح شعر میں شاعر نے انسانوں کے اتّحاد و اتّفاق کی خوبیوں کو مدِّ نظر رکھ کر کہا ہے کہ بارش ہونے کو تھی مگر ابھی تک ایک بھی بوند نہیں پڑی تھی۔ ہر قطرے کے دل میں یہ خیال تھا کہ مَیں اگر زمین پر گر گیا تو کہیں برباد نہ ہو جاؤں لیکن ایک قطرے نے جرأت وہمّت سے کام لیا اور وہ اپنی جان پر کھیل کر زمین پر آ رہا۔ اُس کی دیکھا دیکھی دوسرے قطرے بھی ٹپک پڑے اور موسلادھار بارش ہونے لگی۔ شاعر کے کہنے کا مفہوم یہ ہے کہ اگر انسان بھی قطروں کا سا اتّفاق کر لے تو پھر اُس کے بھی وارے نیارے ہو جائیں۔

١٢ درج ذیل شعر کی تشریح لکھیں۔

اے صاحبو! قوم کی خبر لو
قطروں کا سا اتّفاق کر لو

سرگرمیاں

- نظم "بارش کا پہلا قطرہ" کو تحت اللفظ اور ترنّم سے ادا کریں۔
- نظم "بارش کا پہلا قطرہ" پر شاعر نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے، اُن پر بزمِ ادب کے پیریڈ میں گفت گو کریں۔

Publishers E-Sample

خاموش قاتِل

حاصلاتِ تعلُّم:

اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- ذرائع ابلاغ میں پیش کیے جانے والے اَخلاقی، معاشی و معاشرتی حوالے سے خبروں اور دستاویزی فلموں سے متعلق گُفت گُو کر سکیں۔
- مختلف معاشرتی کرداروں کے مثبت اور منفی پہلوؤں پر رائے دے سکیں۔
- نثر کو فہم کے ساتھ پڑھ کر متعلقہ سوالات کے جوابات دے سکیں۔
- عبارت (نثر) پڑھ کر اس میں موجود معلومات اور تصوُّرات اَخذ کر سکیں۔
- نثر کو فہم کے ساتھ پڑھ کر متعلقہ معروضی اور موضوعی سوالات کے جوابات دے سکیں۔
- درسی کتب اور دیگر کتب میں پیش کیا گیا متن پڑھ کر معلوماتی اور اطلاقی نوعیّت کے سوالات کے جوابات تحریر کر سکیں۔
- اسما اور ضمائر کی تذکیر و تانیث کی نشان دہی کر کے استعمال کر سکیں۔
- اِملا کے لحاظ سے مُتشابِہ الفاظ کا فرق بتا سکیں۔
- آغاز، نفسِ مضمون اور اختتام کا خیال رکھتے ہوئے اشارات کی مدد سے کسی فطری، اخلاقی یا قومی موضوع پر مضمون تحریر کر سکیں۔

سوچ کر بتائیے:

- اگر سڑک دھیان سے پار نہ کی جائے تو کس بات کا امکان ہوتا ہے؟
- "خاموش قاتل" کسے کہا گیا ہے؟

مزید جانیے:

- نشہ آور اشیا کے صرف نقصانات ہی نقصانات ہیں اور کوئی فائدہ ہرگز نہیں۔
- منشیات کے عادی افراد اکثر و بیشتر بے موت ہی مرتے ہیں۔

برائے اساتذہ کرام

تدریسی عمل کو مؤثر بنانے کے لیے سبق کے "حاصلاتِ تعلُّم" دیے جا رہے ہیں، جو اساتذہ کرام کے لیے معاون ثابت ہوں گے۔ سبق کا متن پڑھانے سے قبل "سوچ کر بتائیے" کے سوالات بچّوں سے پوچھیں تاکہ وہ پڑھنے کے لیے ذہنی طور پر تیّار ہو سکیں۔ "ٹھہریے اور بتائیے" کے سوالات متن پڑھانے کے دوران میں بچّوں سے پوچھیں۔ "مزید جانیے" میں دی ہوئی معلومات بھی بچّوں کو موقع محل کے مطابق دی جائیں۔

خاموش قاتِل

الفاظ	بے سدھ	جوجھ	قہقہہ زن	لختِ جگر	کلمات	کھنگالنا	منہمک
تَلَفُّظ	بے سُدھ	جُو جھ	قہ قہہ زَن	لَخْ تے جِگر	کَل مات	کھَن گالنا	مُن ہ مِک

وہ راستے میں اپنی قمیص کی سَلوٹیں دُور کرنے میں اس طرح منہمک تھا کہ اُسے اِس بات کا بھی ہوش نہیں رہا کہ وہ گاڑی کے نیچے آنے والا ہے۔

”بابا آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ گاڑی کے نیچے آجاتے تو، آپ کہاں بچ پاتے؟“ زبیدہ نے بغیر رُکے بابا سے یہ سب باتیں اس طرح کیں جیسے وہ سچ مچ اس بابا کی حقیقی بیٹی ہو۔

”بیٹا! مجھے موت بھی اِن غموں سے، جن سے میں جُوجھ رہا ہوں، کیسے نجات دے پائے گی؟“

”خدا بچائے بابا! آپ کیوں ایسا کہہ رہے ہیں؟ آپ کن غموں سے جُوجھ رہے ہیں؟“

یہ سب سنتے ہی بابا زار و قطار رونے لگا۔

”کیا ہوا بابا؟ میں نے کیا کوئی غلط بات کہہ دی؟“

”نہیں نہیں بیٹا! ایسا نہیں ہے، آپ نے کچھ غلط نہیں کہا، دراصل اس نام سے میرا لختِ جگر بیٹا دانش مجھے پکارا کرتا تھا۔“

”کیا ہوا آپ کے بیٹے کو؟“ زبیدہ نے جیسے حق جتا کر بابا سے پوچھا۔ یہ سنتے ہی بابا الگ سی دنیا میں داخل ہو گیا اور کہنے لگا:

”بیٹا! ایک وقت تھا، جب ہم بادشاہوں جیسی زندگی گزار رہے تھے۔ میری، میری دو بیٹیاں اور میرا اِکلوتا لختِ جگر بیٹا دانش۔ ہماری زندگی پر ہمارے ہم سائے رشک کیا کرتے۔ ہمارے گھر کے دَر و دیوار، قالین، فرنیچر ایسے تھے جیسے کسی شاہانہ محل کی نمایندگی کرتے ہوں۔ میرا بیٹا دانش گریجویشن کے دوسرے سال میں تھا اور وہ پڑھنے میں اِس قدر ہوشیار تھا کہ سب لوگ اس کی ذہانت سے بے حد متاثر تھے، لیکن............“

”لیکن کیا بابا؟“ زبیدہ نے بابا کی بات کاٹتے ہوئے پوچھا۔

”ایک دن وہ اِس بات پر بضد ہوا کہ وہ اپنے دوست کے یہاں پڑھنے جایا کرے گا۔ یہ سنتے ہی اُس کی ماں اور مَیں بوکھلا گئے۔ نہیں نہیں بیٹا! تمھارے دم ہی سے اِس گھر میں رونق ہے۔ یہ محل، یہ باغات، یہ سب چیزیں تمھاری ہی تو ہیں۔ تم اپنے دوست کے یہاں چلے جاؤ گے تو اس گھر میں کیا رہے گا؟ تمھاری بہنوں کی بھی جان تم ہی میں بستی ہے۔ یہ سب سنتے ہی ہمارا لختِ جگر قہقہہ زَن ہوا۔ ممّا، بابا آپ پریشان نہ ہوں، مَیں صرف کچھ دن اپنے دوست کے یہاں صرف اور صرف پڑھنے کی خاطر جا رہا ہوں، ہمیشہ کے لیے تھوڑی جا رہا ہوں؟ تم ایسا کرو کہ تم ہی اپنے دوست کو یہاں بلا لو۔ اُس کے گھر میں تو اس کا دوسرا بھائی بھی اپنے والدین کے پاس ہے۔ ماں! مجبور مَیں ہوں کیوں کہ طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے میرے ہی کئی دن ضائع ہو گئے ہیں، اُس نے تو اپنا کام برابر کیا ہے۔ پھر اس کے والدین اسے کیوں کر یہاں آنے کی اجازت دیں گے؟“

Publishers E-Sample

یہ سب کہتے کہتے بابا جیسے بے سُدھ ہونے لگا اور ایک گہری خاموشی میں چلا گیا۔
"بابا! آپ ٹھیک تو ہیں ناں؟" زبیدہ نے بابا کو جھنجھوڑتے ہوئے پوچھا۔
"ہم نے دانش کی خوشی ہی میں خوشی جان کر اُسے دوست کے یہاں رہنے کی اجازت دے دی۔ کچھ دن کا کہہ کر میرا بیٹا جیسے ہمیشہ کے لیے ہم سے جدا ہو گیا۔ وہ پھر بہت کم گھر آنے لگا۔ خدا جانے وہ دوست کے یہاں ہی رہا کرتا یا کہیں اور۔ وہ اِس قدر تبدیل ہونے لگا کہ ہم میں اتنی ہمّت نہ تھی کہ اس سے یہ سب کچھ دریافت کرتے۔
ممّا! آپ کہاں ہیں؟ اُس نے ایک دن گھر آکر پوچھا۔
بیٹا! شکر ہے اللہ کا، تم اب گھر واپس آئے۔
ارے نہیں نہیں ممّا! مَیں کچھ لمحوں کے لیے یہاں آیا ہوں۔
لیکن تمھارے امتحان تو کب کے ختم ہو چکے ہیں۔ ماں نے جلدی سے اُسے کہہ دیا۔
ماں، مجھے اور بھی کئی کام ہوتے ہیں، پڑھائی سے متعلق۔
بیٹا! جیسے تم اس سے پہلے اپنے گھر میں تھے، ویسے ہی اپنے گھر میں ہمارے درمیان رہ کر اب بھی پڑھا کرو۔ ہمارا تمھارے سوا ہے ہی کون؟ بیٹیاں ہیں، وہ کل کو اپنے اپنے گھر چلی جائیں گی۔
ٹھیک ہے ماں! مَیں کل سے گھر واپس آجاؤں گا۔
یہ سنتے ہی ماں کی خوشی کے مارے کوئی ٹھکانا ہی نہ رہا۔ اجی! سنتے ہو، ہمارا دانش کل سے گھر واپس آئے گا۔ ہاں ہاں بیگم، سن رہا ہوں۔
یہ سب کہتے کہتے جیسے بابا کے چہرے پر سچ مچ کی خوشی اُمڈ آئی۔
میرا بیٹا دوسرے دن واپس گھر آ گیا اور ہماری جیسے دنیا ہی بدل گئی۔ ہم پھر سے اسی شادمانی و مسرّت کے ساتھ رہنے لگے لیکن ایک عجیب سی تبدیلی جو کہ پہلے پہلے ہمیں اپنا وہم لگا، اس میں دیکھنے کو ملی۔ وہ ہر روز چار بجے سے سات بجے تک گھر سے کوئی نہ کوئی بہانہ کر کے نکلتا اور وہاں سے واپس آکر جلدی سے کھانا کھا کر نیند کی آغوش میں چلا جاتا۔
اجی! مجھے لگتا ہے کہ دانش کی طبیعت کچھ دنوں سے شاید ٹھیک نہیں ہے۔ ہمیں کسی اچھے ڈاکٹر کو دکھانا چاہیے۔ یہ بات جوں ہی ہم نے اپنے بیٹے سے کی، وہ آگ بگولا ہو گیا۔
آخر مجھے ہوا کیا ہے؟ اچھا بھلا تو تمھارے سامنے کھڑا ہوں۔ صبح کی چائے پیتے پیتے دانش نے جواب دیا۔
دن گزرتے گئے۔ ایک دن میری بیوی کو دعوت پر کہیں جانا تھا۔ وہ لگاتار الماری میں کچھ کھنگالتی رہی۔ کیا ہوا بیگم! کیا ڈھونڈ رہی ہو؟ وہ میرے گہنوں میں کنگن نہیں مِل رہے۔ وہیں دیکھو، وہیں کہیں رکھے ہوں گے۔ اس طرح کافی ڈھونڈنے کے بعد بھی ان کا پتا نہ چلا۔ ہم نے بچّوں سے بھی پُوچھ گچھ کی لیکن کوئی سُراغ نہ ملا۔ اس کے بعد میری بیگم نے باقی گہنوں کو جگہ تبدیل کر کے کسی اور جگہ رکھ دیا۔
ایک دن مَیں اُسی وقت جو میرے بیٹے کے نکلنے کا وقت تھا، گھر سے نکلا لیکن مجھے کہیں بھی اپنے بیٹے کا سراغ نہ ملا۔ وہ مانو جیسے ہوا میں

Publishers E-Sample

اُڑ گیا۔ مَیں نا امید ہو کر گھر پہنچا۔ ابھی کچھ ہی گھنٹے گزرے تھے کہ پڑوسن ہمارے گھر آئی اور پریشانی کی حالت میں کہنے لگی کہ کسی لڑکے نے دریا میں چھلانگ لگا دی ہے۔ اس کے ایسا کہتے ہی میرا ماتھا ٹھنکا۔ یہ خبر سنتے ہی ہم سب گھر والے دوڑے اور ہمارے سر پر آسمان تب گرا جب ہم نے اپنے بیٹے کو لاش کی صورت میں دیکھا۔

ہائے! میرے بیٹے یہ کیا ہو گیا؟ آخر تمھیں ایسا کرنے کی ضرورت کیوں آن پڑی؟ میرے بیٹے کے ساتھ جو باقی لڑکے تھے، ان سے پُوچھ تاچھ کے بعد پتا چلا کہ یہ ہر روز کسی شخص سے خاموشی سے کچھ چیزیں لیتا اور اس کے عوض اُسے ایک موٹی رقم دیتا۔ ہم نے کئی بار اُسے اس بات کے بارے میں پوچھا لیکن وہ ہر روز کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر بات کو ٹال دیتا۔ آج اُس نے ہم سے بھی ایک ہزار روپے مانگے لیکن ہمارے پاس دینے کو نہ تھے اور آج پیسوں کی کوئی صورت بن نہ پانے پر اُس نے اپنے آپ کو موت کے حوالے کر دیا۔ ہم نے اُسے روکنے کی بے حد کوشش کی لیکن ہم ناکام ہو گئے۔"

یہ سب کہتے کہتے بابا جی پھر سے ایک بار زار و قطار رونے لگے لیکن میرے پاس اس کو دینے کے لیے تسلّی کے کلمات کے سوا کچھ نہ تھا۔ وہ یہ کلمات کہنے سے پہلے ہی چل دیا۔ اس کے بعد وہ سڑک سے اِس قدر جلدی جلدی چلا گیا جیسے اس کا بیٹا آگے اس کا مُنتظر تھا۔ آخر بابا کے گھر کی بربادی کے ساتھ ساتھ اس لڑکے کا خاموش قاتل کون تھا؟ مَیں نے یہ سوال اپنے آپ سے کئی بار پوچھا۔

شاہینہ یوسف (سنٹرل یونیورسٹی آف کشمیر)

• • •

مشق

معانی لفظوں کے

۱ دیے ہوئے الفاظ کے معانی جانیں۔(زبانی)

الفاظ	معانی
آگ بگولا ہونا	غصّے میں ہونا، شدید ناراض ہونا
پوچھ تاچھ	پوچھنا، پوچھ گُچھ کرنا
جُوجھ	لڑنا بِھڑنا، مقابلہ کرنا
قہقہہ زن ہوا	خُوب ہنسا، کھل کھلا کر ہنسا

الفاظ	معانی
کھنگالنا	کُریدنا، معلوم کرنا
لختِ جگر	بیٹا، فرزند
ماتھا ٹھِنکا	پہلے سے آثار نظر آئے
منہمک	مشغول، کامل توجّہ سے

آپ کیا سمجھے؟

۲ دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیے۔

(الف) بابا گاڑی کے نیچے آتے آتے کیسے بچا؟

(ب) بابا کسی زمانے میں اپنے خاندان کے ساتھ کس حال میں رہتے تھے؟

(ج) دانش نے اپنے والدین سے کیا بات منوانے کی ضد کی؟

(د) جب دانش اپنے گھر میں کچھ دنوں کے بعد واپس آیا تو اُس کی کیا حالت تھی؟

(ہ) وہ قاتل کون تھا جس نے بڑی خاموشی سے دانش کو موت کے گھاٹ اُتارا؟

۳ متن کے مطابق درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) دانش اپنے بابا کو پُکارتا تھا:

(الف) ”ابّا“ کے نام سے (ب) ”ابّا جی“ کے نام سے (ج) ”ابّا جان“ کے نام سے (د) ”بابا“ کے نام سے

برائے اساتذہ کرام

سوال نمبر ۱ کے تحت دیے ہوئے الفاظ کا بچّوں کو درست تلفّظ اور مفہوم بتائیں۔ بعد ازاں بچّوں سے ان الفاظ سے جملے بھی بنوائیں تاکہ وہ روز مرّہ زندگی میں ان کا بہتر استعمال کر سکیں۔

Publishers E-Sample

(ii) باباکسی زمانے میں اپنے خاندان کے ساتھ زندگی گزارتے تھے:

(الف) غریبوں جیسی (ب) امیروں جیسی (ج) بادشاہوں جیسی (د) مسافروں جیسی

(iii) دانش نے پڑھنے کے لیے جانے کی ضد کی:

(الف) رشتہ دار کے گھر (ب) ٹیچر کے گھر (ج) ہم سائے کے گھر (د) دوست کے گھر

(iv) بابا کے گھر والوں نے دانش میں دیکھے آثار:

(الف) تبدیلی کے (ب) لیاقت کے (ج) جہالت کے (د) مروّت کے

(v) دانش نے مرنے کے لیے چھلانگ لگائی:

(الف) کنویں میں (ب) دریا میں (ج) سمندر میں (د) اونچی عمارت سے نیچے

سننا سیکھیں

۴ سبق "خاموش قاتل" غور سے سنیں اور اس کا مرکزی خیال اخذ کریں۔

آؤ اُردو بولیں

۵ سبق "خاموش قاتل" میں جو اخلاقی پہلو بیان کیا گیا ہے، اس کے متعلق آپس میں بات چیت کریں۔

آؤ پڑھیں

۶ سبق "خاموش قاتل" کا آخری پیراگراف درست تلفّظ اور روانی سے پڑھیں۔

آؤ لکھیں

۷ منشیات کے نقصانات پر ایک مضمون لکھیں۔

سرگرمیاں

- آپ کے خیال میں نشہ آور اشیا کی پیداوار اور فروخت کو کس طرح روکا جاسکتا ہے؟ ساتھی طلبہ کی مدد سے اہم نِکات اپنی کاپی پر لکھیں۔
- انسدادِ منشیات کے حوالے سے کسی طالبِ علم کی فرضی طور پر کونسلنگ کی مشق کی جائے۔

Wizz Publishers E-Sample

جائزہ: ۳

سننا/بولنا

۱ دی گئی عبارت کو غور سے سنیں اور بتائیں کہ اس عبارت میں دی گئی معلومات آپ کو کیسی لگیں؟

اللہ تعالیٰ نے انسان کو حلال کھانے کی تلقین فرمائی ہے۔ اس حکم سے متعلقہ دو آیاتِ کریمہ حسبِ ذیل ہیں:

- اے لوگو! اُن (چیزوں) میں سے کھاؤ جو زمین میں حلال (اور) پاکیزہ ہیں اور شیطان کے نقشِ قدم کی پیروی نہ کرو بے شک وہ تمھارا کھلا دشمن ہے۔ (البقرہ:۱۶۸)
- "اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمھیں عطا کی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو، اگر تم صرف اسی کی عبادت کرتے ہو۔" (البقرہ:۱۷۲)

درج بالا آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حلال کھانے اور حرام سے بچنے کا حکم دیا ہے۔ اس حوالے سے نبیِ کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کا ارشاد ہے:

- "وہ جسم جنت میں داخل نہیں ہو گا جسے حرام کی غذا دی گئی۔" (شعب الایمان: ۵۷۵۹)
- حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

"قیامت کے دن کسی بندے کے دونوں قدم حرکت نہیں کر سکیں گے حتیٰ کہ اس سے چار چیزوں کے متعلق سوال کیا جائے گا: عمر کو اس نے کہاں فنا کیا؟ جوانی کو کہاں بوسیدہ کیا؟ مال اس نے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور اپنے علم کے مطابق کیا عمل کیا۔" (شعب الایمان: ۱۸۷۵)

جب رزقِ حلال کھانے اور کمانے کا حکم ہے تو پھر ہمیں چاہیے کہ اپنے ذریعۂ معاش اور رزقِ حلال حاصل کرنے کے طریقے کو دیکھیں کہ کہیں وہ حرام تو نہیں۔ انسان کی بہترین کمائی اس کے ہاتھ کی ہے جسے وہ محنت، مزدوری اور تجارت کے ذریعے سے کماتا ہے۔ کسی انسان نے اس آدمی سے بہتر روزی نہیں کھائی جو خود اس نے اپنے ہاتھوں سے کمائی۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم خود بھی ایک تاجر تھے جب تک آپ خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کے کندھوں پر بارِ نبوّت نہیں ڈالا گیا تو اس وقت تک آپ خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے تجارت کا پیشہ اختیار کیے رکھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّم بھی بازار جایا کرتے تھے اور ضروری اشیا کی خرید و فروخت کیا کرتے تھے۔

۲ "کسبِ حلال" کے موضوع پر سات جملے کہیں۔

پڑھنا

۳ سبق نمبر ۱۵: "کرپشن کا اندھیر" کا آخری پیراگراف پڑھ کر سنائیں۔

۴ سبق نمبر ۱۶: "کشمیر اُداس ہے" کے پہلے دو پیراگراف رَوانی سے پڑھیں۔

زبان شناسی

۵ درج ذیل محاورات کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

آئینہ دکھانا	اَش اَش کرنا	باغ باغ ہونا	تین پانچ کرنا	دانت کھٹّے کرنا	غصّہ پینا

® Publishers E-Sample

۶ درج ذیل الفاظ کو الف بائی ترتیب سے لکھیں۔

مشقّت	طریقہ	اجنبی	بربریت	خلوص	مفلس	آسمان	کوشاں	دفاع	مفادات

۷ دیے ہوئے سابقے اور لاحقے کی مدد سے تین تین الفاظ بنائیں۔

سابقہ: با				لاحقہ: مند			

۸ درج ذیل جملوں میں موزوں جگہوں پر سکتہ، وقفہ، رابطہ، واوین، سوالیہ، ندائیہ اور ختمہ کی علامتیں لگائیں اور جملے اپنی کاپی میں لکھیں۔

(الف) احمد احسن توقیر اسامہ کاشف اور واجد ایک ہی کلاس میں پڑھتے ہیں

(ب) جو کرے گا سو بھرے گا جو بوئے گا سو کاٹے گا

(ج) کسی دانا کا قول ہے آپ کاج مہا کاج

(د) آج کون سی تاریخ ہے

(ہ) خُدایا میری التجا قبول فرما

(و) آم پھلوں کا بادشاہ ہے

(ز) باپ نے کہا بیٹا محنت کرو محنت کا پھل ضرور ملتا ہے

۹ درج ذیل واحد الفاظ کی جمع اور جمع الجمع لکھیں۔

واحد	جمع	جمع الجمع	واحد	جمع	جمع الجمع
دوا			رسم		
جوہر			قدم		
وجہ			نادر		

۱۰ مندرجہ ذیل متشابہ الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معانی واضح ہو جائیں۔

آم، عام	امارت، عمارت	نظر، نذر	اثر، عصر	حل، ہل	ارض، عرض

لکھنا

۱۱ ”یارانِ جہاں کہتے ہیں کشمیر ہے جنّت“ کے موضوع پر ۲۰۰ الفاظ پر مشتمل ایک مضمون تحریر کریں۔

۱۲ کلاس کے تمام بچّے دو دو کی جوڑیوں میں تقسیم ہو جائیں ہر جوڑی میں ایک طالبِ علم نظم ”بارش کا پہلا قطرہ“ کے دو شعر تحت اللفظ پڑھے اور دوسرا طالبِ علم ان شعروں کی نثر بنا کر بیان کرے۔

فرہنگ

(بہ لحاظ الف بائی ترتیب)

نوٹ: فرہنگ میں الفاظ کے بالعموم وہی معانی درج کیے ہیں جو متن میں مراد لیے گئے ہیں۔

الفاظ	معانی
سبق نمبر:۱	حمد
بشر	بندہ، انسان
حرم	حرمِ پاک، خانہ کعبہ
حِکمت	دانائی، عقل مندی
خلّاق	پیدائش، بناوٹ
دل آرائی	دل لبھانا، دل کو اچھّا لگنے کی کیفیت
دَیر	مندر، بت خانہ
رعنائی	خوب صورتی، دل کشی
سرورِ کون و مکاں	دنیا جہاں کا سردار
سبق نمبر:۲	نعت
اَبد	دوام، ہمیشگی
اَزل	مُدّت جس کی ابتدا نہ ہو
اہلِ حال	جو جان پہچان رکھتے ہیں
بیگانگی	اجنبیّت، ناشناسی
جلال	رُعب، دبدبہ
سکتہ	حیرت، تعجّب
عارفوں	جان پہچان رکھنے والوں
قال	کہنا، اس نے کہا، گفت گُو

الفاظ	معانی
سبق نمبر:۳	رسولِ اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلّم کے اخلاق
اُخوّت	بھائی ہونے کا رشتہ، بھائی چارہ
اُسوۂ حسنہ	خوب صورت معمول
بول بالا ہونا	عزّت و آبرو بڑھنا
جھپٹ میں آنا	بھاگتے ہوئے ٹکرا کر گر پڑنا
خاطر مدارات	خاطر تواضع، آؤ بھگت
خدمتِ اَقدس	سب سے پاک خدمت
شیریں کلام	میٹھی گُفت گو
صِلۂ رحمی	قرابت داروں یا عزیزوں سے اچھّا سلوک کرنا
سبق نمبر:۴	قومی ترقّی میں خواتین کا حِصّہ
اُپلے	تھاپیاں، گوبر جس کو تھاپ کر خشک کر لیتے ہیں۔
تمدّن	مل جل کر رہنے کا طریقہ
خارزار	کانٹوں بھرا، انتہائی مشکل
خوش آیند	اچھّا لگنے والا، خوش گوار
دانا	عقل مند، ہوشیار
دست یاب	پایا ہوا، حاصل کیا ہوا
رو بہ زوال	جس کا منہ زوال کی طرف ہو
زر نِگار	وہ چیز جس پر سونے کا کام کیا ہو

الفاظ	معانی
سبق نمبر:۵	قانون کا احترام
بہ ہر طور	ہر حال میں، ہر طریقے سے
بہ یک زُبان	ایک زُبان سے، تمام کے تمام
بے ہنگم	بے موقع، غیر موزوں، نامناسب
تحفّظ	حفاظت، بچاو، احتیاط
چوراہا	جہاں سے چار راستے نکلتے ہوں
سراپا گوش	سر سے پاؤں تک کان، پوری توجّہ سے سُننا
ظہور پذیر ہونا	ظاہر ہونا، واقع ہونا
قواعد وضوابط	قاعدے، اُصول
نشست	جگہ، بیٹھنے کی جگہ
سبق نمبر:۶	اس پرچم کے سائے تلے
آن	شان و شوکت
بند مٹھی	اتّفاق واتّحاد کی علامت ہے
جاں باز	جان قربان کرنے والا، جاں نثار
چمن	باغ، گلستان، مراد ہے وطن
راہی	راہ چلنے والا، مسافر
سانجھی	مشترک، آپس کی
سرگم	ساز کے پردوں کی مختلف آوازیں، موسیقی
گگن	آسمان، فلک
سبق نمبر:۷	رکشے والا
اقوالِ زرّیں	سونے کے پانی سے لکھنے کے قابل باتیں
ایکا کرنا	ایک ہونا، اتّفاق کرنا

الفاظ	معانی
پیش تر	زیادہ تر، عام طور پر
تراش خراش	شکل صورت، وضع قطع
حَجم	جسامت، موٹائی چوڑائی
شِکرا	شکاری پرندے کا نام جو باز سے چھوٹا ہوتا ہے
قابلِ رشک	کسی کے برابر ہونے کی خواہش
مَع	ساتھ، ہم راہ
نادِر	کم، کم یاب
نیاز مند	ضرورت مند، حاجت مند
ہوا سے باتیں کرنا	بہت تیز دوڑنا
سبق نمبر:۸	مذہب نہیں سِکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ادیانِ عالم	دنیا بھر کے مذاہب
بسا اوقات	اکثر اوقات
تفاخُر	فخر کرنا، فخر جتانا
جان چھڑکنا	جان قربان کرنا
حیاتِ طیّبہ	پاک زندگی
دست و گریبان ہونا	لڑائی جھگڑا کرنا
دو چار ہونا	ملاقات ہونا، آمنا سامنا ہونا
رُشد و ہدایت	ہدایت پانا، سدھے راستے پر چلنا
رواداری	جائز، درست سمجھنا
رہرووان	راہ چلنے والے، راہرو کی جمع
فُقدان	کمی، کسی چیز کا نہ ہونا
لِسانی	زُبان (بول چال) سے متعلق

EZ Publishers E-Sample

الفاظ	معانی
سبق نمبر:۹	علّامہ اقبال کا شاہین
آداب بجالانا	ادب یا تعظیم کرنا
اثاثہ	سامان
اُستوار	پائیدار، مضبوط، پختہ
اولوالعزمی	پکّا ارادہ
بصیرت	دل کی آنکھیں
طُوطی	ایک چھوٹے سے پرندے کا نام
عظیم انقلاب	بہت بڑی تبدیلی
قُمری	فاختہ
کرگس	ایک مردار خور پرندے کا نام، گِدھ
متبادل	تبادلے میں
سبق نمبر:۱۰	صبح کی آمد
اُجالا	روشنی
ٹٹولنا	تلاش کرنا
چہچہا	پرندوں کی آوازیں
دمن	وادی
دہکانا	جلانا، روشن کرنا
سہانا	خوب صورت
صبا	صبح کے وقت مشرق کی طرف سے آنے والی ہوا
غُل مچانا	شور کرنا
مہکانا	خوشبو بکھیرنا
لہکانا	اکسانا

الفاظ	معانی
سبق نمبر:۱۱	محسنِ پاکستان: ڈاکٹر عبدالقدیر خان
آنکھوں کا تارا	بہت پیارا
پیش پیش رہنا	آگے آگے ہونا
خواہاں	چاہنے والا
رقم کرنا	لکھنا
روڑے اٹکانا	رکاوٹ پیدا کرنا
ظہرانہ	دوپہر کا کھانا
قیلولہ	دوپہر کے کھانے کے بعد کا آرام
کلیدی کردار	بنیادی کردار
گراں قدر	بہت اہم، بہت وزنی
گویا ہوئے	کہنے لگے
سبق نمبر:۱۲	ہنگامی صورتِ حال اور ہماری ذمّہ داریاں
آشوبِ چشم	آنکھوں کا بگاڑ، آنکھوں کی خرابی
آفت	مصیبت، دکھ، تکلیف
اپاہج	لنگڑے لولے، چلنے سے معذور
اعانت	مدد، سہولت
اُفتاد	مصیبت، حادثہ
بازگشت	واپس آنا، پلٹنا
بَل بُوتے پر	طاقت سے، کی وجہ سے
تگ و دو کرنا	بھاگ دوڑ کرنا، محنت کرنا
تہ و بالا کرنا	اونچا نیچا کرنا، تباہ و برباد کرنا
حربہ	ہتھیار، آلۂ جنگ

الفاظ	معانی
سبق نمبر:۱۳	**سکواڈرن لیڈر سرفراز رفیقی شہید**
پسپا ہونا	واپس مڑنا، پچھلے پاؤں واپس جانا
پَے در پَے	مسلسل، لگاتار
تاخیر	دیر سے
تہس نہس کرنا	تباہ و برباد کرنا
جھونک دینا	جلا دینا، آگ لگا دینا
خاک میں ملانا	مٹی میں ملانا، برباد کر دینا
خون ریز	خون بہانے والا، قاتل
دِفاع	حفاظت، بچاؤ
زَعم	خیال، گمان
سہرا بندھنا	سر پر سہرا باندھنا، دُلھا بنانا
عزائم	ارادے، عزم کی جمع
فی الفور	فوراً، جلدی
کوشاں	کوشش کرنے والا
سبق نمبر:۱۴	**نظر نہیں آتی**
دال گلنا	کام ہونا
گیم چلنا	کھیل ہونا
گرد چھٹنا	گرد و غبار کا مٹنا
ہر سُو	ہر طرف
طبیبوں	حکیموں
رات ڈھلنا	آدھی رات کے بعد کا وقت
چار جانب	چاروں طرف

الفاظ	معانی
سبق نمبر:۱۵	**کرپشن کا اندھیر**
بد عنوانی	بد چلنی، ہیرا پھیری
بِلا تفریق	فرق کیے بغیر
پنجے گاڑنا	کسی جگہ پر قبضہ کرنا
تناظُر	منظر، باہم دیکھنا
خُور و پوش	کھانا اور پہننا
خُور و نوش	کھانا اور پینا
زُمرے میں آنا	شامل ہونا
صدیقین	بے حد سچّے لوگ، صِدیق کی جمع
کرپشن	برائی، خرابی، بگاڑ
سبق نمبر:۱۶	**کشمیر اُداس ہے**
امن و آشتی	امن چین اور صلح
جبر و استبداد	ظلم و ستم
جھانکا	دیکھا، تاکا
خود ارادیّت	ارادے یا عمل کی آزادی
دستِ قدرت	قدرت کا ہاتھ
ذہین و فطین	انتہائی عقل مند
فردوس	جنّت، بہشت
گہوارہ	پالنا، جھولنا
محال	مشکل، دشوار
وافر	زیادہ، کثرت سے
ہم کنار ہونا	باہم ملنا، بغل گیر ہونا

Publishers
E-Sample

الفاظ	معانی
سبق نمبر:۱۷	بارش کا پہلا قطرہ
برملا	سب کے سامنے، کھلم کھلا
پیروی کرنا	پیچھے چلنا، تقلید کرنا
خیاباں	راستہ، روش، سڑک
دلاور	بہادر، باہمّت
شناور	تیراک
قدم بڑھاؤ	آگے چلو
گھٹا	گہرا بادل
گھنگھور	کالا اور گہرا بادل
محیط	چھایا ہوا، احاطہ کیے ہوئے
ناچیز	معمولی چیز
سبق نمبر:۱۸	ہم اور ہمارا ماحول
اَن مول	جس کی کوئی قیمت نہ ہو
انواع واقسام کے	طرح طرح کے
اوصاف	خوبیاں، وصف کی جمع
تشویش	افسوس، گھبراہٹ، پریشانی
روندنا	پاؤں تلے کچلنا
شعور	عقل، سوجھ بوجھ
طمع	لالچ، حرص، ہوس
فیض رساں	فائدہ پہنچانے والا
لب لباب	نتیجہ، حاصل
محبِ وطن	وطن سے محبت کرنے والا

الفاظ	معانی
نیم	آدھا، نصف
سبق نمبر:۱۹	خاموش قاتل
آغوش	گود، پہلو
آگ بگولا ہونا	غصّے میں ہونا، شدید ناراض ہونا
بوکھلا گئے	حیران رہ گئے، پریشان ہو گئے
پوچھ تاچھ	پوچھنا، پوچھ گچھ کرنا
جُوجھ	لڑنا بِھڑنا، مقابلہ کرنا
شادمانی ومسرّت	ہنسی خوشی، خوشحالی
قہقہہ زن ہوا	خُوب ہنسا، کھل کھلا کر ہنسا
کھنگالنا	کُریدنا، معلوم کرنا
لختِ جگر	بیٹا، فرزند
ماتھا ٹھنکا	پہلے سے آثار نظر آئے
منہمک	مشغول، کامل توجّہ سے
سبق نمبر:۲۰	وطن کے لیے ایک دُعا
ارض	زمین، سرزمین
اندیشہ	خوف، ڈر
تشویش	وسوسہ، پریشانی
حیات	زندگی، جان
خم نہ ہو	نہ جھکے، نیچے نہ ہو
روئیدگی	سبزے کے اُگنے کی طاقت
فصلِ گل	پھول کھلنے کا موسم، بہار کا موسم
وبال	مصیبت، عذاب، بہت دشوار